# پریشانیوں اور مشکلات کا حل

تالیف

حافظ محمد حمزہ کاشف
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

تحقیق

محمد ارشد کمال

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ افکار اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقيق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا﴾ (٥٧/ الحديد : ٢٢)

# پریشانیوں اور مشکلات کا حل

تالیف

حافظ محمد حمزہ کاشف

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

تحقیق

مولانا محمد ارشد کمال

سعدیہ اسلامک ایجوکیشنل ٹرسٹ
کی طرف سے یہ کتاب فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | پریشانیوں اور مشکلات کا حل |
| صفحات | : | ۱۱۲ |
| مؤلفین | : | حافظ محمد حمزہ کاشف، ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن |
| تحقیق | : | مولانا محمد ارشد کمال |
| تعداد | : | ۶۰۰ |
| طبع اول | : | شوال ۱۴۳۵ھ/ اگست ۲۰۱۴ء |
| طابع | : | مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور 0300-8661763 |
| ناشر | : | مکتبہ افکارِ اسلامی، لاہور |

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# الانتساب

میں اپنی اس پہلی اور جزوی کاوش کو
پیارے دوست طاہر عزیز
کی طرف منسوب کرتا ہوں، جو حصولِ علم کی جدوجہد
میں میرے لیے مشعلِ راہ بنے اور جن کی علمی ترغیب و
تحریض کی بنا پر میں اس قابل ہوا۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

حافظ محمد حمزہ کاشف، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


❀ انتساب ........................................ 3
❀ عرضِ ناشر ........................................ 6
❀ حرفِ آغاز:......مومنوں کی آزمائش ........................................ 10
باب 1 :......آزمائش اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور وہی مشکل دُور کرسکتا ہے ... 14
❀ خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کریں ........................................ 31
❀ یہ سوچیں کہ زیادہ نقصان بھی ہوسکتا تھا ........................................ 35
❀ اللہ حافظ ........................................ 36
❀ عمل کی سزا ........................................ 38
باب 2 :......آزمائش اور تقدیرِ الٰہی ........................................ 41
❀ ماضی کے غم ........................................ 46
❀ مستقبل کا مقدر ........................................ 49
❀ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ........................................ 51
❀ تقدیر پر راضی رہیں ........................................ 53
باب 3 :......آزمائشوں میں خیر و برکات کے پہلو ........................................ 54
❀ آزمائش اور تربیت ........................................ 56
❀ عفوو درگزر ........................................ 60


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




باب 4 :......سوچنے کا عمدہ انداز اور خوش رہنے کے قاعدے ................ 62

❀ خوش رہنے کے قاعدے ................................ 68

❀ خوش رہنے کے لیے کچھ مزید ہدایات ................................ 72

باب 5 :......آزمائش میں نیک لوگوں کا طرزِ عمل ................................ 77

❀ آزمائشوں کے راستے ................................ 80

❀ آزمائشوں میں گرفتار ہونے والے لوگ ................................ 82

❀ انبیاء و رسل علیہم السلام اور دیگر صلحاء کی سیرت کا مطالعہ ................................ 85

باب 6 :......آزمائش سے پہلے اور بعد ................................ 87

❀ جب آپ بیمار ہوں تو ................................ 92

❀ جب آپ فقیر ہیں اور آپ کو کوئی کام نہ مل رہا ہو تو ................................ 92

❀ جب آپ کو جیل میں ڈال دیا جائے تو ................................ 95

❀ جب آپ کو کوئی ظالم بری دھمکی دے یا آپ کسی حاسد کے شر سے ڈریں تو ........ 96

❀ جب آپ کا کوئی قریبی اور پیارا فوت ہو جائے تو ................................ 96

❀ جب آپ کو آپ کے وطن سے نکال دیا جائے تو ................................ 97

❀ جب آپ اولاد سے محروم ہوں تو ................................ 97

❀ جب آپ گالی گلوچ کا نشانہ بنیں تو ................................ 98

❀ جب آپ پر ظلم اور ایذا رسانی کی جائے تو ................................ 99

❀ جب آپ مقروض ہوں تو ................................ 100

❀ دعا کا کمال ................................ 104

❀ حرفِ آخر ................................ 111


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عرضِ ناشر

دنیا دارالامتحان ہے، اس میں انسانوں کو آزمایا جاتا ہے، آزمائش سے کسی مومن کو بھی مفر نہیں، اسے اس جہان میں طرح طرح کی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، قسم قسم کے ہموم و غموم اس پر حملہ آور ہوتے ہیں، چنانچہ علامہ حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آزمائش کی تکلیف کا احساس ایک ایسا طبعی امر ہے جس سے فرار ممکن نہیں، لہٰذا اس امید پر کہ آپ کی دلی بیماریوں کو شفا مل جائے اور اس طمع میں کہ آپ کو اجر و ثواب سے نوازا جائے اور رحمٰن و رحیم اللہ کی خوشنودی حاصل ہوجائے، آپ کو اپنے نفس کو آزمائش کی اس تکلیف کو برداشت کرنے پر مطمئن کرنا ہوگا اور اس سلسلہ میں دوا کی ترشی اور کڑواہٹ کو نہ دیکھیں بلکہ اس بزرگ و برتر مشفق طبیب کو دیکھیں جس نے آپ کو یہ دوا عطا کی ہے اور یہ کڑوی دوا دے کر شفایابی سے ہمکنار کرنا ارحم الراحمین کی رحمت کا حصہ ہے۔ لہٰذا بہترین رحم کرنے والے کی کامل رحمت کا حصہ ہے کہ وہ بندے کو انواع و اقسام کی آزمائشوں میں مبتلا کرے، کیونکہ وہ بندے کی مصلحت کو زیادہ جانتا ہے، پس اس کا اپنے بندے کو آزمائش و امتحان میں مبتلا کرنا اور اسے بہت سی اغراض و شہوات سے روکنا، یہ اللہ کی بندے کے ساتھ رحمت کرنے کا حصہ ہے لیکن بندہ اپنے اوپر ڈالی ہوئی آزمائش کی وجہ سے ظلم و جہالت کی بنا پر اپنے رب تعالیٰ پر (ظلم وغیرہ کی) تہمت لگاتا ہے اور اس کے آزمائش اور امتحان میں مبتلا کرکے احسان و فضل کرنے کی مصلحت کو نہیں سمجھتا۔ (اغاثۃ اللھفان: ۲/ ۱۸۶)

آزمائش مومن کے حق میں بہتر ہے کیونکہ وہ اللہ حکیم و علیم کی طرف سے اس پر نازل ہوتی ہے، لیکن اسے آزمائش کی تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر اس کی حقیقت سے آگاہی کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے تکلیفیں ہلکی ہو جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے ساتھ خوشی بھی مل جاتی ہے اور اس آزمائش کے ختم ہونے سے کلی طور پر تکلیفیں چھوٹ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (۳/ آل عمران: ۱٤۰)

”اگر تمھیں کوئی زخم پہنچا ہے تو یقیناً ان لوگوں کو بھی اس جیسا زخم پہنچ چکا ہے اور یہ تو دن ہیں، ہم انھیں لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ﴾ (٤/ النساء: ۱۰٤)

”اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو یقیناً وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں، جیسے تم تکلیف اٹھاتے ہو اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ امید نہیں رکھتے۔“

پس تکلیف میں تو کافر اور مومن دونوں برابر ہیں، مگر مومن اس لحاظ سے کافر سے ممتاز ہے کہ وہ اس تکلیف پر صبر کر کے اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب اور اس کے قرب کا حق دار بن جاتا ہے۔

حالات و واقعات اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ مومنوں کو پہنچنے والی سختیاں تکلیفیں اور پریشانیاں اور نوعیت کی ہوتی ہیں، جب کہ کافروں کو پہنچنے والی سختیاں، تکلیفیں اور پریشانیاں اور نوعیت کی ہوتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الأنبياء، ثم الأمثل، فالأمثل.)) (ترمذی: ۲۳۹۸)

”انبیاء پر پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں، پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں۔“

نیز فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



((عجبا لأمر المؤمن، إن أمره كله له خير، وليس ذلك لأحد إلا للمؤمن، إن إصابته سراء شكر فكان خيرا له، وإن أصابته ضراء صبر فكان خيرا له.)) (مسلم: ٢٩٩٩)

''مومن کا معاملہ بڑا تعجب والا ہے، بلاشبہ اس کا سارا معاملہ بھلائی والا ہے اور یہ سعادت صرف مومن کو حاصل ہے، اگر اسے خوشی ملے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من يرد الله به خيرا يصب منه.)) (بخاري: ٥٦٤٥)

''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے وہ مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔''

مگر مومن اس بھلائی کو تبھی حاصل ہے جب مذکورہ بالا حدیث کے مطابق صبر واستقامت کا مظاہرہ کرے۔

مصائب، مشکلات، پریشانیوں اور غموں کے علاج اور ان سے نجات سے متعلق کئی کتب چھپ چکی ہیں، جن میں سے ہر ایک کی اپنی افادیت ہے، ان میں سے کچھ زیادہ مختصر اور کچھ مفصل ہیں، یہ کتاب نہ زیادہ مختصر ہے اور نہ مطول۔ اس کتاب کی ترتیب کے وقت اس موضوع کی اکثر کتب بالخصوص عامر محمد ہلالی کی کتاب مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں؟ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

قارئین کی سہولت کی خاطر اس موضوع کے جملہ مواد کو ابواب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے، اس تالیف کو حرفِ اول، حرفِ آخر اور درجِ ذیل ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ آزمائش اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور وہی مشکل دُور کر سکتا ہے۔

۲۔ آزمائش اور تقدیر الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔آزمائشوں میں خیر و برکات کے پہلو

۴۔سوچنے کا عمدہ انداز اور خوش رہنے کے قاعدے

۵۔آزمائش میں نیک لوگوں کا طرزِ عمل

۶۔آزمائش سے پہلے اور بعد

جن کتب سے اس کتاب کی ترتیب کے لیے استفادہ کیا گیا ہے ان کے حوالہ جات درج کر دیے گئے ہیں، نیز احادیث کے حوالہ جات میں اختصار کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

فاضل محقق مولانا محمد ارشد کمال ﷾ کی تحقیق کے ساتھ اس کتاب کی افادیت اور ثقاہت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

یہ کتاب پریشانیوں کا احساس کم کرنے اور غموں کے زخموں پر مرہم رکھنے میں معاون ثابت ہو گی، ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مؤلفین، جملہ معاونین، تمام قارئین اور ناشرین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حرفِ آغاز

# مومنوں کی آزمائش

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جنہیں پسند کرتا ہے انھیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، تاکہ وہ اطاعت پر مضبوط ہو کر نیکی کے کاموں میں جلدی کریں اور جو آزمائش انھیں پہنچی ہے اس پر وہ صبر کریں، تاکہ انھیں بغیر حساب کے اجر و ثواب دیا جائے اور یقیناً اللہ کی سنت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا رہے تاکہ وہ ناپاک کو پاک سے، نیک کو بد سے اور سچے کو جھوٹے سے جدا کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (۲۹/ العنکبوت : ۲ ۔ ۳)

”کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ اسی پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ حالانکہ بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کی بھی آزمائش کی جو اُن سے پہلے تھے۔“

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ﴾ (۲/ البقرة : ۲۱۴)

”کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے، انھیں تنگدستی اور تکلیف پہنچی اور وہ سخت ہلائے گئے، یہاں تک کہ رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لائے تھے، کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب ہوگی؟ سن لو! بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔"

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ گزشتہ آیت میں خبر دے رہے ہیں کہ لازمی طور پر وہ اپنے بندوں کو خوشحالی، تنگی اور مشقت میں مبتلا کر کے ان کا امتحان لے جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کا امتحان لیا، لہٰذا یہ ایک نہ بدلنے والی سنت جاریہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ کے دین وشریعت پر کاربند ہوگا یقیناً وہ اس کا امتحان لے گا۔" (تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان ، ص : ٩٧)

علامہ عبداللہ علوان رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے:

"وہ لوگ جو دعوتِ اسلامیہ کے منہج پر کاربند ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کی اصلاح، ان میں انقلاب برپا کرنے اور ان کی ہدایت وراہنمائی کے راستے پر چلتے ہیں ان کا مشقت میں مبتلا ہونا ضروری ہے۔ اس راہ میں بڑی مضبوط چٹانیں اور تکلیف دہ کانٹے بچھے ہوئے ہیں اور اس راہ میں سرکش اور بدبخت مجرموں سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر داعی ان تکلیفوں کو برداشت کر کے اس راہ پر ثابت قدمی اختیار کرنے اور صبر کرنے میں دوسروں سے سبقت کرنے کا عادی نہ ہوگا تو وہ مشقت کے ابتدائی لمحوں میں ہی شکست کھا جائے گا اور آزمائش کے ابتدائی لمحات میں الٹے پاؤں اس راستے سے پلٹ جائے گا اور وہ رک جانے والے اور مایوس ہو کر بیٹھنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھ جائے گا۔"

(الأمن النفسی ، محمد موسیٰ الشريف ، ص : ٦٣ ، ٦٤)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (٢/ البقرة : ١٥٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اور یقیناً ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

معلوم ہوا کہ آزمائش ضروری ہے اور مومنوں کا آزمائش میں مبتلا ہونا سنت جاریہ ہے۔ اگر وہ یہ بات ذہن میں رکھیں تو آزمائش ہلکی محسوس ہوگی اور آپ اس بات کو سمجھ جائیں گے کہ آپ کو عظیم خیر و بھلائی حاصل ہے جب تک آپ اپنے ایمان اور دعوت کی راہ میں آزمائش میں مبتلا رہیں اور آزمائش میں مبتلا ہوکر بھی آپ اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رہیں۔

آزمائش کے بہت سے پہلو ہیں، عامر محمد ہلالی نے آزمائش کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

۱: بیماری کے ساتھ آزمائش۔

۲: قید و بند کے ساتھ آزمائش۔

۳: استہزاء و تمسخر کے ساتھ آزمائش۔

۴: گالی گلوچ کے ساتھ آزمائش۔

۵: اذیت، مار پیٹ اور سزا کے ساتھ آزمائش۔

۶: خوف اور بے چینی کے ساتھ آزمائش۔

۷: فقر و فاقہ، مالوں اور پھلوں کے نقصان کے ساتھ آزمائش۔

۸: غم اور فکر کے ساتھ آزمائش۔

۹: جلاوطنی کے ساتھ آزمائش۔

۱۰: دشمن کے تسلط اور غلبہ کے ساتھ آزمائش۔

۱۱: حاسدوں اور منافقوں کے پروپیگنڈوں کے ساتھ آزمائش۔

۱۲: قریبی رشتہ دار کی موت اور دوست کی گمشدگی کے ساتھ آزمائش۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳: بھوک کے ساتھ آزمائش۔

۱۴: رسوائی، تہمت، احساسات کے مجروح ہونے اور شہرت کے خراب ہونے کے ساتھ آزمائش۔

۱۵: ظالموں کی طرف سے حملہ، دھمکی اور ان کے ہاتھوں خوف زدہ ہونے کے ساتھ آزمائش۔

۱۶: اپنے گھر والوں کے متعلق اس خوف کے ساتھ آزمائش کہ انھیں اس کی وجہ سے کوئی اذیت پہنچے اور وہ اس اذیت کو اُن سے دُور کرنے کی طاقت بھی نہ رکھے۔

۱۷: بیوی بچوں پر نازل ہونے والی تکالیف کے ساتھ آزمائش۔

(مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں؟ صفحہ ۱۵۔ ۱۶، ط: ۲۰۱۲ء، مکتبہ بیت السلام، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 1

# آزمائش اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور وہی مشکل دُور کر سکتا ہے

تمام آزمائشیں اور ابتلائیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (٦٤/ التغابن : ١١)

''کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے اذن سے اور جو اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

مومن کا دل اللہ کے ساتھ وابستہ رہتا ہے، چنانچہ جب اس پر کوئی آفت آتی ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ آفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے اور اس پر راضی ہو جاتا ہے۔ نیز وہ اس بات کا ادراک بھی کر لیتا ہے کہ اسے یہ آفت پہنچانے میں اللہ کی کئی حکمتیں ہیں جو اس کی کمزور عقل پر مخفی ہیں۔

لیکن جب کسی ایسے شخص پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے جو مومن نہیں ہوتا تو وہ اپنے دل کو صرف ظاہری اسباب کی طرف متوجہ کر لیتا ہے اور اس حقیقت کو بھول ہی جاتا ہے کہ اس آفت کے نازل ہونے سے پہلے اور اس کے بعد بھی سارے معاملات اللہ ہی کے لیے ہیں اور جو مصیبت اسے پہنچی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اگرچہ وہ مخلوق کے ہاتھوں سے پہنچے، اسے لوگوں کے ہاتھوں سے یہ مصیبت پہنچانے والا اللہ تعالیٰ ہی تو ہے۔

پھر اس طرح شیطان اس کے دل کو وساوس و اوہام سے بھر دیتا ہے اور اس کے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں خوف اور حسرتیں پیدا کر دیتا ہے، لیکن جب بندہ اس بات کا یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ مصیبت پہنچانے کا ارادہ کر کے اس کے مقدر میں کی ہے تو اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب حکمت والا ہے اور وہ اپنی مشیت میں باریک بین ہے۔

لہٰذا جو آفت و مصیبت آپ کو پہنچی ہے وہ اندھی تقسیم کا نتیجہ نہیں، بلکہ وہ اللہ علیم و حکیم کی تقدیر، اس کے ارادے اور مشیت سے ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے وہ آفت آپ کے مقدر میں کی ہے اور آپ پر وہ آزمائش ڈالی ہے۔

لہٰذا جب آپ کو اس قسم کا یقین حاصل ہو جائے اور آپ پر واضح ہو جائے کہ جو مصیبت بھی آپ کو پہنچی ہے وہ اللہ کی مشیت و ارادے اور اس کے علم کے ساتھ ہے اور وہی اللہ اس آزمائش کو آپ کے مقدر میں کرنے والا ہے تو آپ وساوس و اوہام سے بچ جائیں گے اور اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے جزع فزع نہیں کریں گے اور نہ کسی قسم کا خوف ہی محسوس کریں گے۔ (مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں؟ ص: ۲۰-۲۱)

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک دعا میں یہ پڑھا کرتے تھے:

((وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ .)) (نسائی، ح: ۱۳۰۵)

"اور میں تجھ سے تیرے ہر فیصلے کے بعد اس پر راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔"

اور (اللہ کی تقدیر اور قضاء پر) رضا سے تمام معاملات میں مقدر کی ہوئی چیز پر دل کی خوشی، ہر حال میں نفس کی پاکیزگی اور اس کا سکون، دنیا کے معاملات سے ہر قسم کی گھبراہٹ اور بے قراری سے دلی اطمینان، قناعت کی ٹھنڈک، بندے کا اپنے رب کی تقسیم پر خوش ہونے، اپنے آقا و مولیٰ کی دیکھ بھال پر خوش رہنے، ہر چیز میں اپنے مولیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے وہ جس میں بھی اسے مبتلا کرے اس پر راضی رہنے، اس کے احکام اور فیصلوں کو تسلیم کرنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے حسن تدبیر اور کمال حکمت کا اعتقاد رکھنے جیسی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(المدارج : ۲/ ۲۱۲)

ہر قسم کا نفع اور نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس کا حکم ہی اصل حکم ہے، اس کی بادشاہی ہی اصل بادشاہی ہے اور ہر قسم کا معاملہ اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی بلند کرتا اور پست کرتا ہے، وہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے، لہٰذا کوئی شخص اللہ کے اذن و حکم کے بغیر آپ کو نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر آپ کو کوئی فائدہ ہی پہنچا سکتا ہے، جو وہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو وہ روکنا چاہے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

لہٰذا ہم ان کمزور مخلوقات سے کیوں ڈریں جبکہ وہ ربِ کائنات کے قبضے میں ہیں؟ ہم اس مخلوق سے کیوں ڈریں جو نفع و نقصان کی مالک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ (۱۰/ یونس : ۱۰۷)

''اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دُور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو کوئی بھی اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَ مَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ﴾ (۳۵/ فاطر : ۲)

''جو کچھ اللہ لوگوں کے لیے رحمت میں سے کھول دے تو اسے کوئی بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو اس کے بعد اسے کوئی کھولنے والا نہیں۔''

(نیز دیکھیے :۳۹/ الزمر : ۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آگاہ رہیں! اگر ساری دنیا کے لوگ آپ کو کوئی فائدہ پہنچانے کے لیے جمع ہوجائیں تو وہ ہرگز آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے، مگر وہی جو اللہ نے آپ کے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہوجائیں تو وہ کبھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر وہی جو اللہ نے آپ کے مقدر میں لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہوچکے ہیں۔''

(ترمذی، ح: ۲۵۱۶۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔)

حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری کائنات میں تصرف کرنے اور اختیار چلانے والا ہے، کوئی جھگڑا کرنے والا اس کی ملکیت میں جھگڑا نہیں کرسکتا اور نہ اس کا کوئی مقابلہ کرنے والا اس کا مقابلہ کرسکتا ہے، وہ گناہ کو معاف کرتا ہے، رنج وغم کو دُور کرتا ہے، مظلوم کی مدد کرتا ہے، ظالم کو پکڑتا ہے، قیدی کو چھڑاتا ہے، فقیر کو غنی کرتا ہے، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، بیمار کو شفا دیتا ہے، لغزش وغلطی کو معاف کرتا ہے، پردہ پوشی کرتا ہے، ذلیل کو عزت دیتا ہے، عزت والے کو ذلیل کرتا ہے، مانگنے والے کو دیتا ہے، کسی سے حکومت چھین لیتا ہے اور کسی کو عطا کردیتا ہے، لوگوں کے لیے زمانے کو گھماتا ہے اور کئی قوموں کو بلند کرتا ہے تو کئی ایک کو گراتا ہے۔'' (طریق الهجرتین وباب السعادتین، ص: ۵۲، نوٹ: اس عظیم الشان کتاب کا اردو ترجمہ وتلخیص اور تحقیق از ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن، مکتبہ اسلامیہ کی طرف سے شائع شدہ ہے۔)

جس شخص نے یہ یقین کرلیا کہ معاملات کی باگ ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہے اور نفع و نقصان اسی کی طرف سے ہے تو وہ آنے والی آزمائش سے پریشان نہیں ہوتا اور مخلوق یا آزمائشوں کے اسباب سے نہیں گھبراتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ساری مخلوق محتاج ہے، اس پر اُسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا حکم چلتا ہے اور پابند کرنے والا اور حکم چلانے والا اللہ جل جلالہ ہے۔

مخلوق اور مادی اسباب پر بھروسا نہ کریں، بلکہ توکل اور بھروسا اللہ کی ذات پر کریں اور کسی چھوٹی بڑی مخلوق کے ساتھ اپنی آرزو کو وابستہ نہ کریں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اللہ کے غلام اور بندے پر لازم ہے کہ اس کا دل مادی اسباب میں سے کسی پر بھروسا نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے اسباب میسر کردے گا جو اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح و درستگی کا باعث بنیں گے۔''

(مجموع فتاوی: ۸/ ۵۲۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾

(۸/ الانفال: ٦٤)

''نبی! آپ کو اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو بھی جو آپ کے پیچھے چلے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إذا سألت فاسأل الله، وإذا استعنت فاستعن بالله.))

(ترمذي، ح:٢٥١٦)

''جب تُو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب تُو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اُنھوں نے پڑھا:

''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ''

(ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔)

اور محمد ﷺ نے یہ اس وقت پڑھا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (۳/ آل عمرٰن : ۱۷۳)

''بے شک لوگوں نے تمھارے لیے (فوج) جمع کرلی ہے، ان سے ڈرو تو اس (بات) نے انھیں ایمان میں زیادہ کردیا اور انہوں نے کہا: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔'' (بخاري : ٤٥٦٣)

لہٰذا آپ ہر چھوٹی بڑی آزمائش و مصیبت کے اترنے پر اللہ تعالیٰ پر ہی توکل و بھروسا کریں اور مخلوقات کو اس کی شکایت کرنے یا ان پر بھروسا کرنے سے بچیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لو أنكم كنتم توكلون على الله حق توكله ، لرزقتم كما يرزق الطير ، تغدوا خماصا وتروح بطانا .)) (ترمذي :٢٣٤٤)

''اگر آپ اللہ پر اس طرح توکل کریں جیسا کہ اس کا حق ہے تو آپ کو یوں رزق دیا جائے جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے، وہ صبح کو نکلتے ہیں تو خالی پیٹ ہوتے ہیں اور شام کو لوٹتے ہیں تو ان کی پوٹیں بھری ہوئی ہوتی ہیں۔''

الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق : ۳) کی تفسیر میں فرمایا:

''یہ جملہ شرطیہ ہے جو اپنے منطوق (مفہوم) کے ساتھ یہ فائدہ دیتا ہے کہ جو اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی پریشانیوں میں کافی ہوگا اور اس کے معاملات میں آسانی پیدا کردے گا، پس اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے، اگرچہ اسے کچھ تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف میں اسے کفایت کرے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام لوگوں سے زیادہ توکل کرنے والے ہیں اس کے باوجود انھیں تکلیف پہنچتی ہے مگر انھیں اس کا نقصان نہیں ہوتا کیونکہ بلاشبہ اللہ انھیں کفایت کرتا ہے، لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ جس شخص نے اللہ پر توکل کیا اللہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشقت و تکلیف میں اسے کفایت کرے گا۔"

(مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین : ۱۰/ ٦٧٤)

اور جسے اللہ تعالیٰ کافی ہو جائے اور اسے اپنی حفاظت میں لے لے تو اس کا دشمن اسے میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا اور اسے صرف اتنی ہی تکلیف پہنچا سکتا ہے جس سے چھٹکارا ممکن نہ ہو، جیسے گرمی و سردی کا لگ جانا اور بھوک و پیاس میں مبتلا ہونا، رہا دشمن کا اسے اپنی حسبِ منشا نقصان پہنچانا تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو چھوڑ کر صرف اسی اکیلے پر توکل و بھروسا کرنے کے درج ذیل فوائد و ثمرات ہیں:

۱: اللہ پر سچا بھروسا کرنے والا اس کی معیت میں اسی طرح زندگی گزارتا ہے کہ اسے اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہوتا۔

۲: جو اللہ پر توکل کرے گا اسے دنیا اور آخرت میں اطمینان، سکونِ قلب اور سعادت و نیک بختی نصیب ہوگی، پس اللہ پر توکل و بھروسا کرنے کا سچے مومنوں کے دلوں میں سکون و آرام بھرنے میں گہرا اثر ہے، بلکہ وہ مومنوں کے دلوں سے خوف کو دُور کر دیتا ہے اور انھیں روحانی قوت اور ابدی سعادت عطا کرتا ہے جن کے ساتھ وہ اپنے خوف اور مصائب و تکالیف کے ذریعہ پہنچنے والی بے چینی و بے قراری پر قابو پالیتے ہیں۔

۳: جو شخص اللہ پر بھروسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی ضرورت و محتاجی سے بے پروا کر دے گا۔

۴: توکل کے ثمرات سے یہ بھی ہے کہ وہ مومن کے غنی ہونے اور اس کی عزت کا سبب بنتا ہے۔

۵: جو شخص مخلوق بے پروائی اختیار کرتے ہوئے صبر کرے گا اور اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے سوال وغیرہ سے بچے گا تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اپنی زندگی اور دیگر تمام معاملات میں نفع مند ہوگا۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۵۹۔۱۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو غیر اللہ سے مدد مانگے گا اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرے گا یا اس کے علم و عقل سے مانوس ہوگا اور اس کے علاج اور گلے وغیرہ میں باندھے جانے والے تمیموں (اور تعویذوں) سے راحت وسکون محسوس کرے گا اور اس کی قوت و طاقت پر اعتماد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کردے گا اور اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا اور اسے اس کی طرف سے اس کے ارادے کے بالکل الٹ اور برعکس دنیا و آخرت میں برائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جو شخص غیر اللہ سے مانوس ہوا اور اس پر اعتماد و بھروسا کیا یا مخلوق میں سے کسی ایسے کی طرف میلان اختیار کیا جو اس کے لیے تدبیر کرے تو اس کے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔

مومن کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے، آزمائش کی لہریں اور فتنوں کی تیز آندھیاں اس کے اللہ پر اعتماد و بھروسے میں کوئی لغزش اور جنبش پیدا نہیں کرتیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا﴾ (۳۳/ الاحزاب : ۲۲)

’’اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا، اور اس چیز نے انھیں ایمان اور فرمانبرداری ہی میں زیادہ کیا۔‘‘

(نیز دیکھیے : آل عمرٰن : ۱۷۳۔۱۷٤)

انبیاء کے اپنے اللہ عزوجل پر بھروسے کو دیکھیے کہ اپنے سامنے سمندر کی موجیں اور اپنے پیچھے فرعون کی فوجیں دیکھ کر بھی موسیٰ علیہ السلام کے پایۂ استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی بلکہ وہ پکار اٹھے:

﴿اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ﴾ (۲٦/ الشعراء : ٦۲)

’’بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ مجھے ضرور راستہ بتائے گا۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جب مشرکین مکہ اس غار کے منہ تک پہنچ گئے جس میں نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چھپے ہوئے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں سے نیچے کی طرف دیکھا تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ما ظنك باثنين الله ثالثهما؟ لا تحزن إن الله معنا))

(بخاري، ح: ٣٦٥٣، ٤٦٦٣)

"(ابوبکر رضی اللہ عنہ!) آپ کا ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے؟ غم نہ کریں، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

(مختصر سيرة الرسول ﷺ، ص: ٩٤)

بلکہ آپ ﷺ کے اپنے رب تعالیٰ پر اور اس کے اس وعدے پر بھروسے کا مشاہدہ کریں جس کی وہ خلاف ورزی نہیں کرتا۔ جب آپ ﷺ کو اپنے شہر مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا اور آپ ﷺ ہجرت کرنے کے لیے مدینہ کی طرف عازم سفر ہوئے تو خطرات کے باوجود آپ کا اپنے رب پر کامل توکل اور مکمل حسنِ ظن تھا۔

آپ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھیں اور آگاہ رہیں کہ اس نے آپ کو عطا کرنے کے لیے آپ سے نعمتوں کو روکا اور آپ کو شفا بخشنے کے لیے آپ کو بیمار کیا ہے اور آپ کو عافیت دینے کے لیے آپ کو آزمائش میں مبتلا کیا ہے، لہٰذا آزمائش کے ساتھ وہ آپ کی تربیت کرے گا اور آپ کو ہلاکتوں سے نجات دے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بھلائی پہنچائے گا، خواہ وہ آپ کو گراں گزرے اور آپ کو نقصان دہ چیز سے دُور کرے گا، خواہ آپ کا نفس اس کی طرف کتنا ہی مشتاق ہو۔

وہ آپ کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ آپ کے صبر اور بہادری کا امتحان لے اور آپ کی گریہ وزاری اور دعا سنے، وہ آپ کو عذاب دینے اور ہلاک کرنے کے لیے آپ کو آزمائش میں مبتلا نہیں کرتا، لہٰذا آپ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھیں آپ ضرور بالضرور بھلائی، فتح و نصرت اور فوز وفلاح سے ہمکنار ہوں گے، جو شخص بھی اللہ سے حسن ظن رکھے گا وہ کبھی ذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور نامراد نہیں ہوگا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يقول الله تعالى: أنا عند ظن عبدي بي ، وأنا معه إذا ذكرني ، فإن ذكرني في نفسه ، ذكرته في نفسي ، وإن ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء خير منهم .))

(بخاري، ح: ٧٤٠٥۔ مسلم، ح: ٢٦٧٥)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مَیں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو مَیں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے ایک جماعت میں یاد کرے تو مَیں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اُن (بندوں کی جماعت) سے بہتر ہے۔''

مذکورہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ((أنا عند ظن عبدي بي)) ''مَیں اپنے بندے سے اس کے میرے متعلق کیے ہوئے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں'' کے بارے میں قاضی شوکانی رحمہ اللہ نے کہا ہے:

''اس میں اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے ایک ترغیب ہے کہ وہ اپنے گمان کو اچھا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے گمان کے مطابق ہی ان سے سلوک کرے گا، پس جو شخص اللہ کے متعلق اچھا گمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اس پر وافر بھلائیاں نچھاور کرے گا، اس پر اچھے احسانات کرے گا اور اس پر اپنی خوبصورت کرامات اور بھرپور عطیات کی بارش برسائے گا اور جو اللہ کے ساتھ اس طرح کا اچھا گمان نہیں کرے گا تو اللہ بھی اس کے ساتھ اس طرح کا حسن سلوک نہیں کرے گا تو یہ مطلب ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنے بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرنے کا، لہٰذا بندے پر لازم ہے کہ وہ تمام حالات میں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رب کے ساتھ حسن ظن رکھے۔" (تحفة الذاكرين، ص: ١٧، ١٨)

وہ تو صرف اس آزمائش کے ذریعہ میری تربیت کرنے اور میری حالت کو درست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا وہ فلاں فلاں چیز سے میرا دل پاک کرنا چاہتا ہے یا وہ مجھ سے میرے گناہ، برائیاں اور خطائیں دُور کرنا چاہتا ہے اور اسی طرح دوسری کوتاہیاں دُور کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اللہ حکیم وعلیم سبحانہ وتعالیٰ سے اس قسم کا گمان کرنا واجب ہے:

﴿إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ (١٢/ يوسف: ١٠٠)

"بے شک میرا رب جو چاہے اس کی باریک تدبیر کرنے والا ہے، بلاشبہ وہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾ (٤٠/ المؤمن: ٤٤)

"اور مَیں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

یعنی مَیں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے سامنے پیش کرکے اس پر توکل و بھروسا کرتا ہوں کیونکہ وہ اس شخص کو کافی ہے جس نے اس پر توکل کیا۔

(تفسير الطبري: ١١/ ٦٥)

جس نے اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کردیا اور زیادتی کی امید یا نقصان کے خوف یا طلبِ صحت یا بیماری سے فرار کے لیے اپنے اختیار وتدبیر کو ترک کردیا اور یہ جان لیا کہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور وہی اختیار وتدبیر میں یکا وتنہا ہے اور بندے کے حق میں اس کی تدبیر بندے کی اپنے لیے کی ہوئی تدبیر سے بہتر ہے اور وہ بندے سے زیادہ اس کی مصلحت کو جانتا ہے اور اس مصلحت کے حصول پر بندے سے زیادہ قادر ہے اور وہ بندے کے لیے خود اس سے بھی زیادہ خیر خواہ ہے اور اس سے بھی زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہے اور خود اس سے زیادہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہے۔ نیز بندے نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جان لیا کہ وہ اللہ کی تدبیر کے سامنے ایک قدم بھی نہیں چل سکتا، پس وہ اللہ کی قضا و تقدیر سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، یہ سمجھ کر اس نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پھینک دیا اور تمام تر معاملہ اسی کے سپرد کردیا، وہ اللہ کے سامنے یوں پیش ہوگیا جس طرح ایک کمزور اور مملوک غلام طاقتور آقا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کردیتا ہے، اس طرح کہ اللہ کو اپنے بندے میں ہر قسم کا تصرف کرنے کا حق ہو اور بندے کو اپنی ذات پر کسی قسم کا تصرف کرنے کا حق نہ ہو تو تب وہ غموں، مشکلوں اور حسرتوں سے آرام پا جائے گا اور وہ اپنا بوجھ، حاجات اور مصلحتیں اس ذات کو اٹھوا دے گا جسے ان کے اٹھانے کی پروا نہیں ہے اور نہ وہ اس پر بوجھ ہے اور نہ اسے کوئی پریشانی اور پروا ہے۔

وہ بندے کی طرف سے ان کی ذمہ داری اٹھا لیتا ہے اور بندے کو اپنا لطف و کرم، حسن سلوک اور احسان و رحمت دکھاتا ہے، علاوہ اس کے کہ بندے کو ان کا کوئی اہتمام کرنا پڑے اور کسی قسم کی تھکاوٹ و مشقت کا سامنا کرنا پڑے، کیونکہ وہ اکیلا اس کا سارا اہتمام اور تمام فکر اپنے ذمہ لے لیتا ہے اور اس کی طرف سے اپنی حاجات اور دنیا کی مصلحتوں کے اہتمام کو پھیر دیتا ہے اور ان کی طرف سے اس کا دل فارغ کردیتا ہے جس کی بنا پر اس کی زندگی کتنی عمدہ، دل کتنا تر و تازہ ہوجاتا ہے اور اس کی خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

(الفوائد للإمام ابن القيم، ص: ۱۲۸، ۱۲۹)

پس جو شخص اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردے گا تو اس نے اپنا معاملہ اللہ کو سونپا اور اس کی حفاظت میں دیا اور اس کی پناہ میں رکھا جہاں اسے کسی سرکش دشمن کا ہاتھ نہیں چھو سکتا اور نہ کوئی باغی متکبر ہی اس کے خلاف کوئی کارروائی کرسکتا ہے۔ (المدارج: ۲/ ۳۲)

جس شخص نے اپنا تمام تر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا تو اللہ تعالیٰ اسے رضا و خوشنودی اور یقین عطا کرے گا اور اسے اپنے معاملے کا ایسا اچھا انجام دکھائے گا جس کا خیال بھی کبھی اس کے دل میں نہ گزرا ہوگا۔

(التوبة وظيفة العمر، ص: ٢٦٧، للشيخ محمد إبراهيم الحمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اگر وہ یہ کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے:
((اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِيْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا))
''ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور ہم (سب) اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اللہ! مجھے میری مصیبت کے بدلے اچھا اجر دیجیے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کر دیجیے۔''
((إلا أخلف الله له خيرا منها))
''تو اللہ اسے پہلے سے بہتر بدل عطا کرے گا۔''
اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو مَیں نے کہا: مسلمانوں میں سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا گھرانہ) وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کی لیکن جب مَیں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر مذکورہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا کر دیے۔ (مسلم، ح: ۹۱۸)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾ (۲/ البقرة: ۱۵۵ ـ ۱۵۷)
''اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔''
دنیا اور آخرت میں اللہ سے بدلے کی امید رکھیں، اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس سے امید رکھیں کہ وہ آپ کو رضا و یقین کی مٹھاس عطا کرے۔ نیز اس سے عافیت کی امید رکھیں جیسے آپ نے اس آزمائش پر اجر و ثواب کی امید رکھی۔ جب آپ صبر کریں گے اور ثواب کی امید رکھیں گے تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے گا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((ان اللّٰه قال: إذا ابتليت عبدي بحبيبتيه فصبر، عوضته منهما الجنة.)) (بخاري، ح: ٥٦٥٣)

''اللہ فرماتے ہیں: جب میں اپنے بندے کو اُس کی دو پیاری چیزوں کے متعلق آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اسے ان چیزوں کے بدلے جنت عطا کروں گا۔''

ان دو چیزوں سے مراد اس کی دو آنکھیں ہیں۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو، جب وہ صبر کرے اور جو اُسے آزمائش پہنچی ہے اس پر ثواب کی امید رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (١١/هود: ٤٩)

''پس صبر کر، بے شک اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔''

پس آپ گالی گلوچ سے تکلیف محسوس نہ کریں اور آپ کو طعن و تشنیع اور مذاق غمگین نہ کرے اور ظالموں، فاجروں اور منافقوں سے مت ڈریں، قابل تعریف انجام آپ کا ہی ہوگا، عنقریب ان کے اسباب منقطع ہو جائیں گے اور عنقریب اللہ کے حکم سے آپ کی ذلت عزت سے اور آپ کی کمزوری قوت سے بدل جائے گی۔ آپ پر فقط یہ لازم ہے کہ آپ یقین رکھیں کہ قابل تعریف انجام اس کا ہوگا جو اللہ سے ڈرتا ہے، پس یہ ایک ایسی جاری سنت ہے جو تبدیل نہیں ہوتی، مومنوں کے جیسے بھی حالات ہو جائیں انجام کار انہی کی مدد کی جائے گی، وہی کامیاب و کامران ہوں گے اور انہی کو حکومت اور اقتدار ملے گا۔

(مشکلات کا مقابلہ کیجیے: ۱۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیونکہ اعتبار تو انجام کے کمال کا ہوتا ہے نہ کہ ابتدا میں نقص اور کمزوری کا۔

(دیکھیے: الاعراف: ۱۲۸۔ ۱۲۹، ۱۳۷، القصص: ۵۔۶)

حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

''کافر، فاجر اور منافق کو جو (بظاہر) عزت، نصرت اور اقتدار حاصل ہوتا ہے وہ اکثر مومنوں کی عزت، نصرت اور اقتدار سے مختلف ہوتا ہے بلکہ ان کی عزت، نصرت اور اقتدار کے باطن میں ذلت و رسوائی اور توڑ پھوڑ ہوتی ہے اگرچہ ظاہری حالت اس کے برخلاف ہو۔'' (إغاثة اللهفان: ۲/ ۲۰۱)

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اگرچہ ان (کافروں، فاجروں اور منافقوں) کو لے کر گھوڑے تیزی سے بھاگتے ہوں اور خچر آواز نکالتے ہوئے دوڑتے ہوں پھر بھی معصیت و نافرمانی کی ذلت ان کے دلوں میں موجود ہوتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے والوں کو ذلیل کرنے کے سوا کسی چیز کو نہیں مانتا۔'' (ایضاً)

غور کریں کہ درج ذیل افراد میں سے قابل تعریف انجام کس کا ہوا:

- نوح علیہ السلام اور ان کی قوم۔
- موسیٰ علیہ السلام اور فرعون۔
- نبی ﷺ اور کفار قریش۔
- امام احمد رحمہ اللہ اور ابن ابی داؤد۔
- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے مدمقابل۔

یہ چند مثالیں ہیں ورگرنہ وہ تاریخی شواہد جو اللہ کی مذکورہ سنت پر دلالت کرتے ہیں بہت زیادہ ہیں۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۸۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کی تدبیر اور تقدیر میں کوئی خلل اور خرابی نہیں ہے، اس کے کام میں کوئی نقص یا کمی نہیں ہے اور اس کے افعال میں لغزش اور غلطی واقع نہیں ہوتی۔

(أسماء الله الحسنى، ص: ١٢٨، أ۔د. عمر الأشقر)

وہ جو فیصلہ بھی کرتا ہے اس میں کمال حکمت ہوتی ہے، وہ کسی کو دیتا ہے تو حکمت کے ساتھ اور کسی سے روکتا ہے تو حکمت کے ساتھ، وہ حکمت کے ساتھ ہی عزت و ذلت دیتا ہے، اس کے کسی کو اٹھانے اور گرانے میں بھی اس کی کمال حکمت ہی کارفرما ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے ہر فعل میں حکمت پنہاں ہے۔

کسی حکم اور فیصلے میں وہ کبھی ظلم نہیں کرتا اور وہ کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ ظلم کرنے سے بلند و بالا ہے، پس اس کے اسمائے حسنٰی اور اس کے افعال اس کی طرف ظلم کی نسبت کو روکتے ہیں اور وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ وہ صرف وہی کچھ کرے جو اس کی حکمت کے مطابق ہو۔ (الدعاء، محمد الحمد، ص: ٩٥، ٩٦)

آپ کو جو بھی آزمائش پہنچی اس میں عین مصلحت ہے۔ لہٰذا آزمائش کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور دین کو تھامے رکھیں۔ آپ کا انجام بہت اچھا ہوگا اگرچہ اس میں کچھ تاخیر ہو جائے۔

مخلوقات کمزور اور ہیں، وہ نفع و نقصان کی مالک نہیں ہیں، نہ کسی موت کی مالک ہیں اور نہ زندگی کی اور نہ اٹھائے جانے کی اور نہ اجر و ثواب دینے اور نہ سزا و عذاب دینے کی مالک ہیں۔ دل میں لوگوں کا خوف رکھنا ان کی خوشنودی چاہنے اور ان کی ناراضی سے ڈرنے کی دلیل ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من ارضى الله بسخط الناس كفاه الله، و من اسخط الله برضى الناس وكله الله الى الناس))

(صحيح ابن حبان، ح: ٢٧٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''جس شخص نے لوگوں کی ناراضی کے بدلے اللہ کو خوش کر لیا تو اللہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا اور جس نے لوگوں کی خوشنودی کے بدلے اللہ کو ناراض کر دیا اللہ اسے لوگوں کے حوالے کر دے گا۔''

اس بات کو خوب سمجھ لیجیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نہ بدلنے والی سنت جاریہ ہے۔ جس نے مخلوق کی رضا کو اللہ کی رضا وخوشنودی پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس پر اس شخص کو ناراض کر دیتا ہے جس کی رضا کو اس نے اللہ کی رضا پر ترجیح دی ہوتی ہے اور وہ اسے اس کی طرف سے بے یار و مددگار کر دیتا ہے اور اس کی کوشش و کاوش کو اس کے خلاف پلٹ دیتا ہے، پس اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی مذمت کرنے والے بنا دیتا ہے اور جس کی رضا کو اس نے ترجیح دی ہوتی ہے اسے اس پر ناراض کر دیتا ہے تو نہ اسے مخلوق کی طرف سے اپنا مقصود حاصل ہوتا ہے اور نہ اپنے رب کی رضا کو ہی حاصل کر پاتا ہے۔ (المدارج : ۲/ ۲۸٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کریں

تمام حالات بالخصوص خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تعرف اليه في الرخاء يعرفك في الشدة .))

(مسند أحمد : ١/ ٣٠٨)

”تم خوشحالی میں اللہ سے جان پہچان پیدا کرو اللہ تعالیٰ سختی کے وقت تم سے جان پہچان رکھتے ہوئے تمھاری حفاظت کرے گا۔“

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا:

”یعنی جب بندہ اللہ سے ڈرتا ہے، اس کی حدوں کی حفاظت کرتا اور اپنی خوشحالی میں اس کے حقوق ادا کرتا ہے تو اس کی اللہ سے واقفیت ہوجاتی ہے اور اس کے اور اس کے رب تعالیٰ کے درمیان ایک خاص معرفت پیدا ہوجاتی ہے، پس اس کا رب سختی میں اسے یاد رکھتا ہے اور بندے کے خوشحالی میں اسے یاد رکھنے کی قدر کرتا ہے اور اللہ اس کی یادگیری کی وجہ سے اسے سختیوں سے نجات دے دیتا ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی معرفت ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کا قرب اور محبت حاصل کرلیتا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔“

ضحاک بن قیس نے کہا: آپ خوشحالی میں اللہ کو یاد کریں تو وہ آپ کو سختیوں میں یاد رکھے گا کیونکہ یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے تو جب وہ مچھلی کے پیٹ میں گرفتار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَo لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَo﴾ (الصّٰفّٰت: ١٤٣، ١٤٤)

''پھر اگر یہ بات نہ ہوتی کہ بے شک وہ تسبیح کرنے والوں سے تھا۔تو یقیناً اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے۔''

فرعون سرکش بن کر اللہ کے ذکر کو بھولا رہا لیکن جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا: اٰمَنْتُ ''میں ایمان لایا'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿آٰلْئٰنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ (١٠/ یونس: ٩١)

''کیا اب؟ حالانکہ بے شک تُو نے اس سے پہلے نافرمانی کی اور تُو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔'' (جامع العلوم والحکم (١/ ٤٧٥، ٤٧٦)

اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے ساتھ ہے، وہ ان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی آنکھ کے ساتھ ان کی نگرانی کرتا ہے جو سوتی نہیں اور وہ اپنی نگرانی کے ساتھ ان کی حفاظت کرتا ہے، اور انھیں ان کے کمزور نفسوں کے سپرد نہیں کرتا بلکہ وہ ان کا دفاع کرتا ہے اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کرتا ہے اور ان کے دلوں میں ایمان و یقین پیدا کر کے ان سے تکلیف کو ہلکا کرتا ہے۔فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ (١٦/ النحل: ١٢٨)

''بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ جو نیکی کرنے والے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (٩/ التوبة: ٤٠)

''(جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے) غم نہ کریں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مومن کا اللہ کی معیت اور ساتھ کو محسوس کرنا غم اور خوف کو دُور کرنے اور مایوسی کی جڑوں کو اکھاڑنے کا ضامن ہے۔

اور مومن کو غم اور خوف کیسے ہو جبکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی نگرانی کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہر آنے جانے والی چیز کو دیکھتا ہے، اور اس پر کائنات کی کوئی چیز مخفی نہیں۔

لہٰذا جب مومن کو اللہ کی معیت اور ساتھ کا شعور و یقین ہو تو اس کے بعد اسے کون سی چیز خوف زدہ کر سکتی ہے؟ لہٰذا اے مومن! اللہ آپ کے ساتھ ہے، وہ آپ کا حمایتی ہے، وہ آپ کی مصیبت سے آگاہ ہے اور وہی اسے آپ کے مقدر میں کرتا ہے، وہ آپ کی حالت اور آپ کے مصائب سے آگاہ ہے، لہٰذا آپ خوف نہ کھائیں، نہ غم کریں اور نہ کسی قسم کی بے چینی اور بے قراری کا شکار بنیں۔

﴿قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی﴾ (۲۰/ طٰهٰ: ٤٦)

''فرمایا ڈرو نہیں، بے شک مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں، مَیں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔''

تو جب بھی آپ کے حیلے وسیلے تنگ پڑ جائیں اور آپ کی امیدیں منقطع ہو جائیں تو جان لیں کہ اللہ کا سہارا موجود ہے۔

جب اللہ کا سہارا موجود ہے تو آپ اس خفیہ چال سے پریشان نہ ہوں جو آپ کے متعلق چلی جارہی ہے اور اس تدبیر سے مت گھبرائیں جو آپ کے متعلق سوچی جارہی ہے، کیونکہ وہ چال اور تدبیر چلنے والے پر ہی بوجھ اور اس کی ہلاکت کا سبب بنے گی اور اللہ تعالیٰ بطور کارساز، حفاظت کرنے والا اور جاننے والا کافی ہے اور وہ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: جو اپنے بھائی کے لیے گھڑا کھودے گا وہ خود ہی اس میں گرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب فرمایا:

﴿وَ لَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ (۳۵/ فاطر: ٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اور بری تدبیر اپنے کرنے والے کے سوا کسی کو نہیں گھیرتی۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝﴾

(٨٦/الطارق: ١٥ ـ ١٧)

''بے شک وہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں ایک خفیہ تدبیر اور میں بھی خفیہ تدبیر کرتا ہوں ایک خفیہ تدبیر۔ لہٰذا کافروں کو مہلت دیجیے، مہلت دیجیے انھیں تھوڑی سی مہلت۔'' (نیز دیکھیے: البقرۃ: ۹، النساء: ۱۴۲، المائدۃ: ۶۷، الانعام: ۱۲۳، ابرہیم: ۴۶، النحل: ۳۴، ۱۲۷، ۱۲۸، الحجر: ۹۵، النمل: ۵۰ـ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# یہ سوچیں کہ زیادہ نقصان بھی ہوسکتا تھا

جب کوئی آفت و مصیبت نازل ہو تو اس سے بڑے احتمال کی توقع رکھیں جس کا آپ کو پہنچنا ممکن تھا، پھر اپنے آپ کو اس کے برداشت کرنے اور اسے قبول کرنے پر مطمئن کریں اور اسے ہلکا جاننے کی کوشش کریں، پس جب ایسی حالت میں آپ کو کوئی آفت و مصیبت پہنچے گی تو آپ اس حال میں اس کا سامنا کریں گے کہ آپ اس کے لیے چوکنے اور تیار ہوں گے اور جب وہ آپ کی توقع سے کم ہوگی تو یہ آپ کے لیے بہتر اور ایک نعمت ہے اور یہ ایک نفع بخش قاعدہ ہے۔

جو شخص اپنے قتل ہونے کی توقع رکھتا تھا اور اسے قتل کی بجائے قید کی سزا ہوگئی تو وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جس شخص کو یہ توقع تھی کہ بیماری کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، مگر آپریشن کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے کی نوبت نہ آئی تو وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جس شخص کو توقع تھی کہ اس کا سارا مال تلف اور ضائع ہو جائے گا تو وہ جزوی نقصان پر راضی رہے۔ اسی طرح اس کی مزید مثالیں ہیں۔

لہٰذا آپ اپنے آپ کو اپنی توقع سے زیادہ بڑے احتمال پر مطمئن کریں، اس طرح آپ راحت، اطمینان اور آسانی پائیں گے۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اللہ حافظ!

اللہ تعالیٰ کی تمام حدود کی مکمل حفاظت کریں، احکام پر عمل کریں اور نواہی کو ترک کر دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو تکلیفوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لڑکے! میں آپ کو چند کلمات کی تعلیم دیتا ہوں (وہ یہ کہ) اللہ کی (حدود کو) حفاظت کریں، اللہ آپ کی حفاظت کرے گا، حدود اللہ کی پاسداری کریں تو اسے (ہر مشکل میں) اپنے سامنے پائے گا، جب آپ سوال کریں تو اللہ سے سوال کریں اور جب آپ مدد طلب کریں تو صرف اللہ سے مدد طلب کریں۔"

(ترمذي، ح:٢٥١٦)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "احفظ اللّٰہ" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی حدود، حقوق اور اوامر ونواہی کی حفاظت کریں۔ ان کی حفاظت کرنے کا مطلب ہے اللہ کے احکام کی اطاعت کرنا اور اس کے نواہی سے اجتناب کرتے ہوئے رک جائیں۔ پس کوئی شخص اللہ کے حکم و اجازت سے آگے بڑھ کر اس کے منع کردہ عمل کی طرف جانے کی کوشش نہ کرے۔ جس شخص نے یہ کام کیا تو وہ حدود اللہ کی حفاظت کرنے والوں میں سے ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب لاریب میں تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝﴾ (٥٠/ ق: ٣٢، ٣٣)

"یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والا، خوب حفاظت کرنے والا ہو جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈر گیا اور اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں لفظ "حفیظ" کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کے احکام کی حفاظت کرنے والا اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ہو۔

(مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۲۸۔۱۲۹)

اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے جن کی حفاظت کرنا واجب ہے ان میں سے ایک بڑا حکم نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (۷۰/ المعارج : ۳٤، ۳٥)

"اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔" (نیز دیکھیے: البقرۃ: ۴۰، ۱۵۲، المائدۃ: ۸۹، بنی اسراءیل: ۳۶، المومنون: ۱۔۶، النور: ۳۰، ۳۱، الاحزاب: ۳۵)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اصلاح کی وجہ سے اس کی موت کے بعد اس کی اولاد کی بھی حفاظت کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ (۱۸/ الكهف : ۸۲)

"اور ان کا باپ نیک تھا۔"

ان دو بچوں کے مال کی حفاظت کی گئی اس لیے کہ ان کا باپ اصلاح یافتہ تھا۔

لہٰذا جو شخص حدود اللہ کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر حال میں اس کے ساتھ ہوگا، اسے اپنی پناہ میں رکھے گا، اس کی حفاظت کرے گا، اس کی مدد کرے گا اور ہر کام میں اسے سیدھا رکھے گا۔ انجام کار یہ ہوگا کہ وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عمل کی سزا

دشمنوں کے مسلط ہونے اور آزمائشوں کے اترنے کا ایک سبب گناہوں کا ارتکاب ہے، لہٰذا ان سے تائب ہو کر ان کے برے انجام سے بچ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾

(٤٢/ الشوریٰ : ٣٠)

''اور جو بھی تمھیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ﴾

(٥/ المائدة : ٤٩)

''پھر اگر وہ پھر جائیں تو جان لیجیے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ انھیں ان کے کچھ گناہوں کی سزا پہنچائے۔''

(نیز دیکھیے ٣/ آل عمرٰن: ١٥٥، ٢٩/ العنکبوت: ٤٠)

یعنی جان رکھیں! ان پر اللہ کی قدرت اور حکمت کی بنا پر ایسا ہوتا ہے کہ وہ ان کے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے انھیں ہدایت سے دُور کر دیتا ہے۔ (تيسير العلي القدير لاختصار تفسير ابن كثير (٢/ ٥٨)، محمد نسيب الرفاعي)

جو بندہ بھی اللہ کی نافرمانی کرے گا وہ اس کی سزا جلد یا بدیر ضرور پائے گا، اور یہ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑا دھوکا ہے کہ آپ گناہ کریں اور اللہ کی طرف سے حسن سلوک کی امید رکھیں، آپ یہ گمان کریں کہ آپ سے درگزر کیا گیا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول جائیں:

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (٤/ النساء : ١٢٣)

''جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی سزا دی جائے گی۔''

اصل بات یہ ہے کہ سزا کبھی مؤخر ہو جاتی ہے۔

(دیکھیے: المقتنى العاطر من صيد الخاطر، ص: ١٠٥)

جب بندے پر ظلم کیا جائے، اسے نقصان پہنچایا جائے اور اس پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا جائے تو اس کے لیے ایسے حالات میں سچی توبہ سے زیادہ مفید کوئی چیز نہ ہوگی، اس کی سعادت و نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ پر اور گناہوں اور عیبوں پر نظر کرے، اور فکر مند ہو۔ گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنی اصلاح پر لگ جائے۔ پس اس کے پاس اترنے والی آزمائش و تکلیف پر فکر کرنے کے لیے کوئی وقت نہیں بچے گا، بلکہ وہ توبہ کرنے اور عیبوں کی اصلاح کا کام سر انجام دے گا اور اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس کی مدد، حفاظت اور دفعِ بلاء کا کام اپنے ذمہ لے لے گا، پس یہ بندہ کتنا سعادت مند ہے؟ اور کتنی برکت والی ہے وہ آفت و مصیبت جو اس پر اتری ہے اور کتنا اچھا ہے اس پر اُس کا اثر کہ یہ اس کی وجہ سے تائب ہو گیا اور اپنی اصلاح کر لی اور اجر و ثواب سے نوازا گیا۔

مگر اس کی توفیق اور راہنمائی اللہ کے ہاتھ میں ہے، جو وہ دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس چیز کو وہ روک دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے، ہر شخص کو اس کی توفیق نہیں ملتی، کسی میں بھی اس مذکورہ انعام کو پہچان کر اس کا ارادہ کرنا اور اس پر قدرت پانا اور اس کے علاوہ بھی نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کے بغیر نہیں ہے۔

(لا تحزن (غم نہ کریں)، ص: ٣١٧)

ضمیر جاگ ہی جاتا ہے، اگر زندہ ہو اِقبال
کبھی گناہ سے پہلے، تو کبھی گناہ کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سعادت و نیک بختی کا دارومدار، فلاح و کامیابی کی علامت اور نجات کا راستہ اللہ کی اطاعت، اس کے تقویٰ اور اس کے ساتھ وابستگی اور مضبوط تعلق قائم کرنے میں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾

(۲۲/ الحج: ۷۸)

''اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑو، وہی تمھارا مالک ہے، تو وہ اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہے۔''

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (٤/ النساء: ١٧٥)

''پھر جو لوگ تو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھام لیا تو عنقریب وہ انھیں اپنی خاص رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انھیں اپنی طرف سیدھے راستے کی ہدایت دے گا۔'' (الله أهل الثناء والمجد، ص: ٤٥٣، ٤٥٤)

لہٰذا اللہ سے مضبوط تعلق ہی دنیا و آخرت میں سلامتی کی بنیاد ہے اور نجات، امن، عزت اور نصرت کی راہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 2

# آزمائش اور تقدیر الٰہی

آپ اس مصیبت پر کیونکر غمگین ہوتے ہیں جو آپ کو پہنچی ہے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ مصیبت آپ کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی اور اس تقدیر کو آسمان وزمین کی تخلیق سے بھی پہلے لکھ دیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝﴾ (٥٧/ الحديد : ٢٢)

''کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((كتب الله مقادير الخلائق قبل أن يخلق السموات والأرض بخمسين ألف سنة .)) (مسلم، ح: ٢٦٥٣)

''اللہ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إن أول ما خلق الله القلم، فقال له: اكتب۔ قال: رب! وماذا أكتب؟ قال: أكتب مقادير كل شيء حتى تقوم الساعة .))

(ابوداود، ح: ٤٧٠٠ـ ترمذي، ح:٢١٥٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا: لکھ! اس نے پوچھا: میرے رب! میں کیا کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: قیامت تک ہر چیز کی تقدیر لکھ۔"

لہٰذا جب آپ یہ سمجھ جائیں کہ جو مصیبت آپ پر نازل ہوئی ہے اللہ نے اسے آپ کے حق میں لکھ دیا تھا اور اسے آپ کے مقدر میں کر دیا تھا تو آپ اس سے مانوس ہو جائیں گے اور آپ کا دل ایسا مطمئن ہو جائے گا کہ اس میں قلق اور افسوس کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی لیکن اُس کے لیے اس مذکورہ قاعدہ پر غور کریں اور اسے اپنے دل میں بٹھالیں تاکہ آپ اللہ کے حکم سے اس کا عجیب نتیجہ اور کرشمہ دیکھیں۔

مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی بدولت ایک نعمت عظمیٰ سے مالا مال ہے، جس نعمت کا دنیا کی تمام نعمتیں مقابلہ نہیں کر سکتیں، بلکہ یہ ہر حال میں امن و اطمینان فراہم کرنے والی نعمت ہے اور کیسے نہ ہو جبکہ وہ جانتا ہے کہ جو مصیبت بھی اسے پہنچتی ہے وہ اس کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے اور تقدیریں اللہ عزوجل کے حکم اور اس کی تدبیر سے جاری ہوتی ہیں اور ایسے ہی آفتیں اور مصیبتیں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت و ارادے سے ہی نازل ہوا کرتی ہیں۔

(الإيمان، للدكتور محمد نعيم ياسين، ص: ١٢٥، ١٢٦)

ارشادِ نبوی ہے:

((فَتَعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَإِنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ))

(ابن ماجة، ح: ٧٧۔ ابوداود، ح: ٤٦٩٩)

"تو جان لیجیے کہ جو مصیبت آپ کو پہنچی ہے وہ آپ سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو آپ سے چوک گئی وہ آپ کو پہنچ نہیں سکتی تھی، اگر آپ اس (تقدیر) پر ایمان لائے بغیر مر گئے تو آپ آگ میں داخل ہوں گے۔"

ابوحفصہ سے مروی ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



((یَا بُنَیَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِیْقَةِ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ یَكُنْ لِیُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ یَكُنْ لِیُصِیْبَكَ))

(ابو داوٗد، ح: ٤٧٠٠)

''میرے بیٹے! آپ حقیقت ایمان کے ذائقہ کو ہرگز چکھ نہیں سکتے یہاں تک کہ آپ جان لیں (اور جان کر مان لیں) کہ جو مصیبت آپ کو پہنچی وہ آپ سے چوکنے والی نہ تھی اور جو آپ سے چوک گئی وہ آپ کو پہنچ نہیں سکتی تھی۔''

علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان حَتّٰی تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ یَكُنْ لِیُخْطِئَكَ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

''اس عبارت کو درج ذیل دو معنوں میں کسی ایک یا دونوں پر محمول کیا جائے گا:

(۱)...''مَا أَصَابَكَ'' کا معنی یہ ہے کہ جو مصیبت اللہ نے آپ کے مقدر میں کی ہے۔ یہاں پر تقدیر کو لفظ ''إصابہ'' سے تعبیر کیا ہے، کیونکہ اللہ نے جو تقدیر مقرر کی ہے وہ عنقریب واقع ہونے والی ہے، پس جو مصیبت آپ کو پہنچانا اللہ نے مقدر کیا ہے آپ جو اسباب بھی اختیار کرلیں وہ مصیبت آپ سے چوک نہیں سکتی۔

(۲)... جو مصیبت آپ کو پہنچنے والی ہے تو یہ نہ سوچیں کہ وہ آپ سے چوک جائے گی، پس آپ ایسا نہ کہیں کہ اگر میں ایسے کرتا تو یہ مصیبت نہ پہنچتی، کیونکہ جو مصیبت آپ کو اب پہنچی ہے اس کا آپ سے چوک جانا ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا وہ ساری تقدیریں جو آپ کے مقدر میں کی گئی ہیں۔ اور آپ کہتے ہیں: اگر میں ایسے کرتا تو مجھے یہ مصیبت نہ پہنچتی، وہ تو اوہام و خیالات ہیں جو کچھ اثر نہیں رکھتے۔ بہرحال جو بھی مفہوم ہو دونوں صورتوں میں معنی درست ہے۔ لہٰذا اللہ نے بندے کے مقدر میں جو مصیبت لکھی ہوئی ہے وہ اسے پہنچنے ہی والی ہے، اس سے مصیبت کا چوکنا ممکن نہیں ہے اور جو مصیبت بھی انسان کو پہنچی اسے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیز ہرگز روکنے والی نہیں ہے۔ جب آپ اس طرح کا ایمان لے آئیں گے تو آپ ایمان کا ذائقہ چکھ لیں گے، کیونکہ آپ مطمئن ہو جائیں گے اور آپ یہ جان لیں گے کہ یہ معاملہ اسی طرح ہونے ہی والا تھا، جیسا کہ وہ واقع ہوا ہے اور اسے کسی بھی صورت میں بدلا نہیں جا سکتا۔'' (مجموع فتاوٰی و رسائل الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ: ۱۰/ ۱۰۰۶، ۱۰۰۷)

پس آپ پختہ یقین کر لیں کہ جو بھی مصیبت آپ کو پہنچی ہے وہ آپ سے چوک نہیں سکتی تھی، چاہے آپ کیسے ہی اسباب اختیار کر لیں آپ کے بس میں نہیں کہ آپ اس سے بچ سکیں یا اس مصیبت کے اترنے کو روک سکیں، وہ نازل ہونے والی ہے اور ہر صورت میں نازل ہو کر رہے گی۔ جب آپ یہ یقین کر لیں گے تو آپ کا نفس آرام پا جائے گا اور آپ کا دل مطمئن ہو جائے گا اور حزن و ملال رفع ہو جائے گا۔

پس آپ سارے خیالات کو چھوڑ دیں اور مت کہیں: اگر مَیں ایسے کرتا تو مجھے اس مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑتا، یا اگر مَیں ایسے نہ کرتا تو مجھے یہ معاملہ درپیش نہ ہوتا کیونکہ یہ سارے غلط افکار ہیں، کیونکہ آپ کے بس میں نہیں ہے کہ آپ ان چیزوں سے کبھی بچ سکیں جو آپ کے مقدر میں ہیں اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ اللہ کی تقدیر آپ سے چوک جائے۔

(مشکلات کا مقابلہ، ص: ۳۶)

جب بندے کے دل میں یہ پختہ یقین بیٹھ جائے کہ جو مصیبت بھی اسے پہنچی ہے وہ اس سے کبھی بچ نہیں سکتا تھا تو آزمائشیں اور تکالیف اسے پریشان نہیں کر سکتیں۔ پھر یہ بھی ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ عدل و حکمت پر مبنی ہوتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے حکم صادر کرتا ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ﴾ (٥/ المائدة: ١)

جس کی شان و عظمت یہ ہے تو اس اللہ جل جلالہ کے افعال کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ﴾ (۲۱/ الانبياء : ۲۳)

''اس سے نہیں پوچھا جاتا اس کے متعلق جو وہ کرے اور ان سے پوچھا جاتا ہے۔''

آیات و احادیث اسی امر پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ایسا معاملہ ہے جس کا بیان بہت طویل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان سے اس کی مثال دی جاسکتی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (٤/ النساء : ٤٠)

''بے شک اللہ ایک ذرّے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اسے دوگنا کردے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔''

جب اللہ کا عدل و انصاف کامل و مکمل ہے تو اللہ جل جلالہ اپنی کائنات اور مخلوقات میں جو بھی تصرفات کرتا ہے ہمیں چاہیے کہ ان کے حوالے سے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں اور اس کی فرمانبرداری اختیار کریں اور مسئلہ تقدیر کی مخالفت کرکے جہالت اور بدبختی کی بنا پر اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ (الأمن النفسي ، ص : ٥٤ ، ٥٥)

ارے مسلمان! اللہ تعالیٰ جانتا ہے آپ نہیں جانتے اور آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے جیسا کہ ایک طویل دعا میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ .))

(مسند أحمد : ١/ ٣٩١)

''مجھ پر تیرا حکم جاری ہونے والا ہے، میرے متعلق تیرا فیصلہ مبنی بر انصاف ہے۔''

لہٰذا اللہ کے عدل و انصاف پر راضی ہوجائیں کیونکہ وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا اور تمام فیصلہ کرنے والوں سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بھی زیادہ آپ کی مصلحت کو جاننے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ماضی کے غم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ﴾ (۳/ آل عمران: ۱۵۳)

''تاکہ تم نہ اس پر غمزدہ ہو جو تمھارے ہاتھ سے نکل گیا اور نہ اس پر جو تمھیں مصیبت پہنچی۔''

نیز فرمایا:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا﴾ (۳/ آل عمران: ۱۳۹)

''اور نہ کمزور بنو اور نہ غم کرو۔''

اور نبی ﷺ غم وحزن سے پناہ مانگتے:

(( أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ))

(بخاري، ح: ٦٣٦٣)

''اللہ! مَیں غم وحزن، کمزوری اور سستی، بخیلی اور بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

پس غم کرنے کا کیا فائدہ جب وہ غم مصیبت کو رفع نہیں کرتا، نہ اسے دُور کرتا ہے اور نہ اسے ہلکا ہی کرتا ہے، بلکہ غم کرنے سے مصیبت میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور دل تکلیف اور حسرت سے بھر جاتا ہے۔ پھر اس ماضی پر غم کرنے کا کیا فائدہ جو کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا اور نہ اسے لوٹانے کی کوئی طاقت ہی رکھتا ہے؟

لہٰذا آپ ایسی آزمائش پر غم نہ کریں جو آئی اور ختم ہوگئی اور ایسی مصیبت پر جلتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



افسوس نہ کریں جو واقع ہوئی اور اٹھ گئی۔ یاد رکھیں! اگر آپ آزمائش مصیبت پر غم و افسوس کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو آپ اپنے غم اور حسرت میں اضافہ کریں گے۔

لہٰذا جب آپ کا غم ایسی غلطیوں اور کمزوریوں پر ہے جو آپ سے سرزد ہوئیں تو آپ اس کام میں جو سرزد ہوا اور ختم ہوگیا آپ معذور ہیں، کیونکہ وہ آپ پر لکھا ہوا تھا اور اللہ کی تقدیر کے ساتھ آپ پر وارد ہونے والا ہے، لہٰذا آپ غم و افسوس کرنے سے باز آجاؤ۔ آپ کے لیے اس غم کا دفاع کرنے کا ایک اور ذریعہ بھی ہے، اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنی موجودہ حالت کی اصلاح کریں اور عمر کے باقی ماندہ حصے میں اپنی اصلاح کرنے کا عزم کریں، پس جب آپ اپنی موجودہ حالت کی اصلاح کرلیں گے تو اللہ کے حکم سے آپ کے دل سے افسوس ناک ماضی پر غم وفکر دُور ہو جائے گا۔

اور اگر آپ کا غم و افسوس ان مصائب و تکالیف کی وجہ سے ہے جو ماضی میں آپ کو پہنچیں تو اسی طرح وہ بھی آپ کے مقدر میں لکھی ہوئی تھیں اور آپ پر ضروری ہے کہ آپ اس حقیقت کو سمجھیں کہ اللہ عزوجل حکمت والا اور باریک بین ہے، وہ آپ پر آزمائش کو دائمی اور ابدی نہیں بنائے گا۔ پس آپ اللہ سے امید رکھیں کہ وہ آپ کو خوشحالی، نعمت اور کامل صحت و عافیت سے نوازے گا اس وجہ سے جو آپ نے ماضی میں واقع ہونے والی آزمائش پر صبر کیا ہے۔ لہٰذا گزری ہوئی آزمائش پر غم کرنا چھوڑ دیں اور اپنی باقی ماندہ زندگی میں کامل صحت یابی اور مبارکبادی کے لائق اعمال کی امید رکھیں۔

آپ پر واجب ہے کہ ماضی میں پہنچنے والی آزمائش و مصیبت پر غمگین ہونے کی بجائے غم وفکر کو دُور کریں کیونکہ ماضی کے مصائب و تکالیف پر غمگین ہونے کا سرے سے کوئی فائدہ نہیں ہے، وہ محض اللہ کی تقدیر کے ساتھ آپ پر واقع ہوگئیں اور وہ اب کبھی نہیں لوٹیں گی، لہٰذا ان پر غم و افسوس کرنا محض ضرر و نقصان کا باعث ہے۔

مسلمان! آگاہ رہیں کہ شیطان دھوکے سے یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ آپ کے غمناک ماضی کی فائل اور ریکارڈ آپ کی یادداشت میں کھولے رکھے تاکہ آپ اس پر غم وفکر کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رہیں اور اوپر سے آپ کو اس خوش فہمی میں مبتلا کرتا ہے کہ آپ اپنے اس عمل میں حق پر ہو اور آپ کو ماضی پر غور وفکر کرنے سے فائدہ ہوگا اور پھر آپ تھوڑا سا فکر کر کے جب چاہیں اسے ترک کر دینا۔

یاد رکھیں! یہ سب شیطانی حیلے ہیں جن کے ذریعہ وہ آپ کو اوہام، خیالات اور غموں کے پھندے میں پھنساتا ہے جس سے آپ کا چھوٹنا مشکل ہوگا، لہٰذا پہلے پہل ہی شیطان کی یہ راہ بند کرنا سیکھیں اور حتی الوسع اپنے ذہن پر غموں کو سوار نہ ہونے دیں، کیونکہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے۔" (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۵۳۔۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مستقبل کا مقدر

صرف وہی کچھ وقوع پذیر ہوگا جو اللہ کا ارادہ ہے اور جو اس نے آپ کے مقدر میں کیا ہے، پس آپ مستقبل سے اور نہ کسی ایسی چیز سے ہی ڈریں جس کا مستقبل میں آپ کو پہنچنے کا امکان ہے، لہٰذا اس سے نہ ڈریں کہ آپ کو فقر و فاقہ آ جائے گا، نہ اس سے کہ آپ کو کوئی بیماری لگ جائے گی اور نہ اس کے علاوہ کسی چیز کا خوف ہی کھائیں، بلکہ جان رکھیں! آپ کو صرف وہی کچھ لاحق ہوگا جو آپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے اور اگر روئے زمین کے جن اور انسان مل کر آپ کو کوئی ایسی تکلیف دینا چاہیں جو اللہ نے آپ کے مقدر میں نہیں لکھی تو وہ کبھی آپ کو وہ تکلیف نہیں دے سکیں گے۔

پس آپ اس عظیم قاعدے اور نسخے کو یاد رکھیں آپ کا دل مطمئن اور پرسکون ہو جائے گا اور جو اللہ کل آپ کے غم میں آپ کو کافی ہوا تھا وہ مستقبل کے غم میں بھی آپ کو کافی ہوگا، لہٰذا آپ ٹھنڈی آنکھوں اور مطمئن دل کے ساتھ سو رہیں جب تک آپ کو یہ یقین ہو کہ آپ کا مستقبل اللہ کے ہاتھ میں ہے اور جان لیں! مستقبل میں آپ کو صرف وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے آپ کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝﴾ (۹/ التوبة: ۵۱)

”فرما دیجیے! ہمیں ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا، وہی ہمارا مالک ہے اور اللہ ہی پر پس لازم ہے کہ ایمان والے بھروسا کریں۔“

اس ایمان میں دل کا اطمینان اور بدن، نفس اور اعصاب کا سکون ہے اور غم و فکر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چھٹکارا ہے، پس میرا نفس نہیں بکھرے گا، میرے اعصاب میں تناؤ نہیں آئے گا اور مجھے کسی قسم کی وحشت و تنہائی اور توڑ پھوڑ محسوس نہیں ہوگی، بلکہ مجھے تو صرف رضا و خوشنودی، اطمینان، سعادت، راحت، سکون، یقین کی پختگی، آنکھوں کی ٹھنڈک، ضمیر کا اطمینان، سینے کا کھل جانا اور اللہ کی رحمت، عدل، علم اور حکمت پر اطمینان جیسی چیزیں حاصل ہوں گی جو وسوسوں اور کھٹکوں سے بچاتی ہیں۔ (الإیمان، محمد نعیم یاسین، ص: ۱۲۸، ۱۲۹)

پس مستقبل پر کوئی خوف نہیں رہتا اور نہ مستقبل میں کسی چیز کے متوقع ہونے سے ڈر رہتا ہے، بلکہ روشن خیال و آرزو اور نہ ڈگمگانے والا یقین ہوتا ہے کہ مستقبل صرف اللہ اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، کسی اور کے ہاتھ میں نہیں۔ (لا تحزن، ص: ۳۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے

آزمائش کی ایک مدت ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی اور ایک وقت ہے جس سے وہ پیش قدمی نہیں کر سکتی، پس جب مقدر چیز کا وقت آجاتا ہے تو اس سے ایک لمحہ کی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی، تکلیف کا ایک وقت ہے جس کے بعد وہ زائل ہو جاتی ہے اور اس کی ایک مدت ہے پھر وہ ٹل جاتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ایک مقدار مقرر کر رکھی ہے۔

(هكذا حدثنا الزمان، ص: ٢٢٣، ٢٢٤، د. عائض القرني)

سختی اور مصیبت بیماری کی طرح ہے اور اس بیماری کے لیے لازمی طور پر ایک مدت ہے جس کے بعد وہ زائل ہو جائے گی، جس نے اس کے زائل ہونے میں جلدی سے کام لیا تو عنقریب وہ بیماری بڑھ جائے گی اور سنگین ہو جائے گی۔ اسی طرح مصیبت اور سختی کا بھی ایک وقت مقرر ہے جس کے گزر جانے پر اس کے نشانات مٹ جائیں گے، لہٰذا مصیبت میں مبتلا شخص پر واجب ہے کہ وہ صبر سے کام لے، مصیبت کے ٹل جانے کا انتظار کرے اور مسلسل دعا کرتا رہے۔ (لا تحزن، ص: ٩٦، د. عائض القرني)

اور جس نے آزمائش کے ٹلنے کو جلدی طلب کیا جبکہ اس آزمائش کا زمانہ لمبا ہو گیا اور اس کا ٹلنا دور ہو گیا تو وہ بے چین و مضطرب ہو کر بزدل بن جائے گا اور اپنے آپ کو برباد کر لے گا، کیونکہ وہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتا کہ مصیبت کا ایک محدود زمانہ ہے جو اس سے ختم ہونے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ﴾

(٦/ الانعام : ٣٥)

''اور اگر آپ پر ان کا منہ پھیرنا بھاری گزرا ہے تو اگر آپ کر سکیں تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ نکالیں، پھر ان کے پاس کوئی نشانی لے آئیں (تو لے آئیں) اور اگر اللہ چاہتا تو یقیناً انھیں ہدایت پر جمع کر دیتا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تقدیر پر راضی رہیں

اللہ کی تقدیر و فیصلے پر ناراض ہونے سے بچیں اور جان لیں کہ اللہ کی تقدیر و فیصلے پر ناراض ہونا فکر، غم، حزن، دل کے منتشر ہونے، بدحال ہونے اور اللہ کے متعلق ایسے گمان کا دروازہ کھول دیتا ہے جو اس کے لائق نہیں ہے۔ (مدارج السالکین: ۲/ ۲۰۰)

- جب بندہ اپنے مقدر پر ناراض اور غصے ہوتا ہے تو اس کا غم، فکر اور صدمہ بڑھ جاتا ہے۔
- مقدر پر ناراضی انسان پر مایوسی کا دروازہ کھول دیتی ہے اور اس کے سامنے امید و آرزو کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔ تصور کریں کہ مایوسی کی حالت کس قدر غمناک ہوگی؟
- جب وہ اپنے مقدر پر ناراض ہوگا تو اسے (صبر کرنے کا) اجر و ثواب نہیں ملے گا، بلکہ اس کا گناہ بڑھ جائے گا اور اس کی برائیوں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔
- جب بندہ اپنے مقدر پر ناراض ہوتا ہے تو اس پر اس کا رب ناراض ہو جاتا ہے اور جب اس کا رب ہی اس پر ناراض ہو گیا تو اس کے لیے اس کے بعد کون سی فلاح و کامیابی کی امید کی جا سکے گی؟
- جب وہ آزمائش سے ناراض ہوتا ہے تو اس پر آزمائش کی تکلیف بڑھ جائے گی اور آزمائش پر ناراضی اس سے آزمائش کی تکلیف کو کچھ بھی کم نہیں کرے گی۔
- جب انسان آزمائش پر ناراض ہوتا ہے تو اس آزمائش کے ٹل جانے کے بعد اس کے لیے کسی اچھے انجام کی امید نہیں کی جا سکے گی اور وہ آزمائش کے وہ ثمرات حاصل نہیں کر پائے گا جو ثمرات صبر کرنے والے، ثواب کی امید رکھنے والے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے لوگ حاصل کرتے ہیں۔
- جب وہ اس آزمائش پر ناراض ہوگا تو جو آزمائش اس کے بعد آئے گی وہ لازمی طور پر اس سے زیادہ تکلیف دہ اور غمناک ہوگی۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۵۸-۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 3

# آزمائشوں میں خیر و برکات کے پہلو

آزمائشوں اور مشکلات میں خیر و برکت کے بہت سے پہلو بھی پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ﴾ (۳/ آل عمرٰن: ۱۹۵)

"تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دُور کردوں گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایسے ہی گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔" (بخاري، ح: ٥٦٦٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ مِنْ سَيِّاٰتِهِ))

(بخاري، ح: ٥٦٤١ ـ مسلم، ح: ٢٥٧٣)

"مومن کو جو بھی درد، تھکاوٹ، بیماری اور پریشانی پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ غم جو اسے پریشان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے عوض اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔"

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُم سائب یا اُم مسیّب کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گئے اور فرمایا:

''ام سائب! یا اے ام مسیب! آپ کانپ رہی ہو! کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ اسے برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: بخار کو گالیاں مت دو، یہ اولادِ آدم کی خطائیں اسی طرح صاف کردیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دُور کردیتی ہے۔'' (مسلم، ح: ٢٥٧٥)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة .))

(ترمذي، ح: ٢٣٩٩۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔)

''مومن مرد و عورت اپنے نفس، اولاد اور مال کی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کو اِس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

آفت زدہ مومن! اللہ تعالیٰ اس آفت و تکلیف کی وجہ سے آپ کے گناہوں کو ہلکا کردے گا، آپ کی خطائیں مٹا دے گا لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں۔ لا بأس طهور ان شاء الله .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# آزمائش اور تربیت

مومن کا سختی اور مصیبت میں مبتلا ہونا لازمی ہے، لہٰذا جب وہ اسے برداشت کرتے ہوئے آگے بڑھے گا تو یہ سختیاں اور مصائب عطیات اور نعمتیں بن جائیں گی اور وہ مشقتیں اس کے حق میں معاون و مددگار بن جائیں گی۔ یہ عام و خاص کے تجربہ سے ثابت ہے کہ جب بھی بندے نے مخلوق کی رضا پر اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کو ترجیح دی، اس کے بوجھ اور مشقت کو برداشت کیا اور اس کی سختی و مصیبت پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے اللہ کی رضا کو ترجیح دینے کے بقدر اس سختی اور مشقت سے نعمت، مسرت اور مدد کو پیدا کر دیا، پس اس کے خوف کو امن سے اور اس کی ہلاکتوں کے امکانات کو نجات سے، اس کی مشقت کو مدد سے، اس کی آزمائش کو نعمت سے اس کی مصیبت کو عطیے سے اور اس کی ناراضی کو رضا سے بدل دیا اور جو لوگ اس سختی اور مصیبت کو برداشت کرنے سے ڈر گئے اور آگے نہ بڑھے وہ ناکام اور رسوا ہوئے۔ (مدارج السالکین: ۲/ ۲۸۵)

الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی نے کہا:

"پس ایسے ہی جو شخص بھی حق پر قائم ہوگا اس کی آزمائش ہوگی اور اس کا امتحان لیا جائے گا، لہٰذا جب اس کی آزمائش اور امتحان سخت اور مشکل ہوگا تو اس کی وہ آزمائش اور تکلیف اس کے حق میں اللہ کا عطیہ اور نعمت بن جائے گی، اس کی مشقتیں راحتوں میں بدل جائیں گی، بشرطیکہ وہ آزمائش و تکلیف پر صبر کرنے والا اور اس پر استقامت اختیار کرنے والا ہو اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور اس کی قلبی اور روحانی بیماری سے اسے شفایاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرے گا۔" (تیسیر الکریم الرحمن، ص: ۷۹)

آزمائش کی حکمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ﴾

(۳/ آل عمرٰن: ۱۵٤)

"اور تاکہ اللہ اسے آزمالے جو تمھارے سینوں میں ہے اور تاکہ اسے خالص کردے جو تمھارے دلوں میں ہے۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (۳/ آل عمرٰن: ۱۷۹)

"اللہ ایسا نہیں کہ ایمان والوں کو اُس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو، یہاں تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا کردے۔"

تو جب آزمائش کی آگ اپنی تمام انواع و اقسام کے ساتھ شعلہ مارنے والی آگ کے جلاؤ پر غالب آجاتی ہے تو لوگوں کی اصل حقیقت واضح ہوجاتی ہے اور وہ دو گروہوں صابر مومن اور دھوکے باز منافق میں تقسیم ہوجاتے ہیں، مومن اپنی شدتِ صبر اور قوتِ برداشت کے پیش نظر بہت سے طبقات میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت کرنے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ وہ ان پر آزمائش ڈالتا ہے پھر انھیں اس پر ثابت قدمی کی توفیق دیتا ہے تاکہ وہ اس کے ہاں اجر عظیم کے مستحق بن جائیں، اس طرح اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں کے ذریعہ ان کی تربیت کرتا ہے اور ان کے دلوں کو خرابی، شک اور دھوکے جیسی بیماریوں سے صاف کردیتا ہے۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۴۸)

آزمائش کے ساتھ انسان کی تربیت ضروری ہے۔ خوف، سختی، بھوک، مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ آزمائش اور حق کے معرکہ میں پختہ ارادے کا امتحان ہونا ضروری ہے۔

"اور یقیناً ہم تمھیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔'' (۲/ البقرۃ: ۱۵۵)

اس آزمائش کا آنا ضروری ہے تاکہ وہ مومنوں کو عقیدہ (توحید و رسالت وغیرہ) پر قائم رہنے کی تکالیف کی طرف لے جائے، اس طرح انہوں نے عقیدہ کے لیے جتنی تکلیفیں اٹھائی ہوں گی اتنا ہی وہ ان کے دلوں کو مضبوط کر دے گا، وہ آسان اور سستے عقائد جن سے لوگوں پر تکلیفیں اور سختیاں نہیں آتی ہیں تو وہ پہلے ہی صدمے میں ان عقائد سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

آزمائش مومن کی کیسے تربیت کرتی ہے اور اس میں کتنا خلوص پیدا کرتی ہے اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں:

۱: آزمائش کے ذریعہ صرف اللہ پر اعتماد پختہ ہو جاتا ہے، صرف اسی سے خوف اور اسی سے امید و آرزو لگائی جاتی ہے۔

۲: آزمائش کے ذریعہ بندے کو یہ سمجھ آ جاتی ہے کہ اسباب چاہے وہ کتنے بڑے ہوں کفایت نہیں کر سکتے اور نفع و نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۳: آزمائش کے ذریعہ بندے کو اس حقیقت کا ادراک ہو جاتا ہے کہ مخلوقات کمزور اور عاجز ہیں اور نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں، سوائے ان حدود میں رہتے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف سے قدرت دے رکھی ہے اور وہ وہی کچھ کر سکتے جو اللہ تعالیٰ انھیں کرنے دے۔

۴: آزمائش کے ذریعہ بغض و کینہ، غرور و تکبر اور دیگر مہلک بیماریوں سے دل پاک ہو جاتا ہے، پس آزمائش ان (روحانی) بیماریوں کو اللہ کے اذن و حکم سے زائل کرتے ہوئے جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔

۵: آزمائش کے ذریعہ دل قوی ہو جاتا ہے، چنانچہ پریشان کن اوہام اور پراگندہ خیالات دل کو ہلا نہیں پاتے اور ڈر، خوف اور دہشت انگیز چیزیں اسے پریشان نہیں کرتیں۔

۶: آزمائش کے ذریعہ بندے کی اپنے رب تعالیٰ کی معرفت قوی ہو جاتی ہے اور باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سب سے بے نیاز ہو کر ایک اللہ سے اس کا تعلق بڑھ جاتا ہے۔

۷: آزمائش کے ذریعہ غفلت دُور ہو کر اللہ کا ڈر اور خوف قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

۸: آزمائش کے ذریعہ بصیرت کھل جاتی ہے، دل زندہ ہو جاتا ہے، (مایوسیوں کے) پردے چھٹ جاتے ہیں اور (دلوں کا) زنگ اتر جاتا ہے۔

۹: آزمائش کے ذریعہ دل نرم ہو جاتا ہے وہ اللہ کا تابع فرماں ہو جاتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے سامنے جھک جاتا ہے۔

۱۰: آزمائش کے ذریعہ عقل بڑھ جاتی اور بندے کو شعور اور ادراک حاصل ہو جاتا ہے لیکن یہ اس شخص کو حاصل نہیں ہوتا جو کبھی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو۔

۱۱: آزمائش کے ذریعہ بندے کے اخلاق خوب آراستہ ہو جاتے ہیں اور اس کی طبیعت میں نرمی آجاتی ہے۔

۱۲: آزمائش کے ذریعہ دل میں دنیا کی بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے اور اسے اس حقیقت کا ادراک ہو جاتا ہے کہ دنیا بہت حقیر اور گھٹیا ہے اور یہ ایک ایسی ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے جس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔

یہ اس خلوص کی معمولی سی جھلک ہے جو خلوص آزمائش کے ذریعہ دلِ مومن میں پیدا ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ مومن کے دل کی اصلاح کرتا ہے اور اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرتا ہے، کیونکہ بغیر آزمائش کے نہ نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور نہ دل ہی صاف ہوتا ہے۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۱۴۹، ۱۵۱۔۱۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عفو و درگزر

جس شخص نے آپ کو اذیت پہنچائی ہے اس سے انتقام لینے کا ارادہ نہ کریں اگر چہ اس نے آپ کو اذیت دینے میں کتنا ہی مبالغہ کیوں نہ کیا ہو، پھر بھی اسے معاف کر دیں اور اس کی لغزشوں اور غلطیوں سے چشم پوشی کریں۔

﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ (۱۵/ الحجر : ۸۵)

''پس درگزر کریں خوبصورت طریقے سے درگزر کرنا۔''

پس معاف کر دینا آپ کے فائدے میں ہے اور آپ کے لیے بہتر ہے، چاہے ایسا کرنا آپ کو گراں ہی کیوں نہ گزرے۔

بندے کو مخلوق کی طرف سے جس اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مخلوق اس پر جو زیادتیاں کرتی ہے اس کے متعلق یہاں چند ایک قابل توجہ نصیحتیں بیان کی جاتی ہیں۔

(دیکھیے: مدارج السالکین : ۲/ ۳۰۳-۳۰۷)

ان میں سے ایک قابل توجہ بات یہ ہے کہ وہ ''عفو، درگزر اور حلم و بردباری'' کی طرف توجہ کرے کیونکہ جب وہ ان کی طرف اور ان کی فضیلت، مٹھاس اور عزت افزائی کی طرف توجہ کرے گا تو وہ ان سے صرف نظر نہیں کرے گا، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

((ما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا)) (مسلم، ح: ۲۵۸۸)

''بندے کے کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ اس کی عزت میں ہی اضافہ کرتا ہے۔''

جو شخص بھی انتقام لیتا ہے وہ رسوا ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ درگزر، معافی اور حلم و بردباری میں وہ مٹھاس، اطمینان، سکون، نفس کا شرف اور عزت ہے جو مقابلہ کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انتقام لینے میں نہیں ہے۔

نبی ﷺ کو جس انداز میں بھی تنگ کیا گیا اور ستایا گیا آپ ﷺ نے کبھی تنگ کرنے والے سے انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ اللہ کی حدوں کو پامال کیا گیا ہوتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے تھے۔ (مسلم، ح: ۲۳۲۸)

قابل غور یہ بات ہے کہ لوگوں کے آپ کو اذیت دینے میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں جس کے کئی ایک فائدے ہیں:

- ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ صبر کرنا، غصے کو پی جانا، نفس سے مجاہدہ کرنا اور اس کا مقابلہ کرنا سیکھ جاؤ گے۔
- ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ کو کسی کے برائی کرنے پر حلم و بردباری کا مظاہرہ کرنا آ جائے گا۔
- ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ کو عفو و درگزر کرنا، اچھے انداز میں دفاع کرنا اور برا سلوک کرنے والے سے حسن سلوک کرنے کی تربیت حاصل ہوگی۔ پس اگر آپ تکلیف اور اذیت کا سامنا نہ کریں تو آپ ان خصال حمیدہ کو نہ جان سکیں، اور یہ بڑی مشکل بات ہے کہ آپ اذیت کا سامنا کیے بغیر حلیم بن سکیں۔
- ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ کو اس حقیقت کا ادراک ہوگا کہ مخلوق جس قدر بھی آپ کی اذیت اور مضرت کا ارادہ کرے بہرحال ہے وہ کمزور ہی۔

لوگوں کی ایذا رسانی کے مذکورہ بالا منافع کے علاوہ بھی بہت سی حکمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں پر کی جانے والی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ وہ ان پر اذیت مسلط کرتا ہے تاکہ ان کی صبر، تحمل اور اس طرح کی دیگر خصال حمیدہ پر تربیت کرے۔

(مشکلات کا مقابلہ، ص: ۲۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 4

# سوچنے کا عمدہ انداز اور خوش رہنے کے قاعدے

جو چیز آپ کے دین اور دنیا کے لیے نفع بخش ہے اس میں مشغول رہیں اور اس چیز کی حرص کریں جو آپ کے لیے مفید ہے، کسی صورت میں بھی کمزوری نہ دکھائیں اور نہ سستی کا ہی مظاہرہ کریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پس طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے، ویسے ہر مومن میں بھلائی ہے، اس چیز کی حرص کریں جو آپ کو نفع پہنچائے اور اللہ سے مدد طلب کریں اور عاجز نہ آئیں اور اگر آپ کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہیں کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسے ہو جاتا بلکہ کہیں: اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا، کیونکہ کلمہ "لو" (کاش) شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔"

(مسلم، ح:٢٦٦٤)

اور ضرر رساں امور کی طرف توجہ نہ کریں اور ان کے متعلق فکر مند ہونے کی کوئی گنجائش نہ چھوڑیں، لوگوں نے جو آپ کو اذیت پہنچائی ہے اس کی پروا نہ کریں، بلکہ اللہ نے جو آپ کو حکم دیا ہے اسے اپنی فکر اور سوچ بناؤ اور اسے مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس میں مشغول و مصروف ہو جاؤ۔ اللہ کا وہ حکم نماز کی شکل میں ہو یا صدقہ کی صورت میں ہو، وہ حکم روزہ ہو یا نیکی کا کوئی بھی کام، وہ کسی سے احسان کرنا ہو یا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، وہ وقت کی قدر کرنا ہو یا لوگوں کے ساتھ احسان کرنا پس جس شخص نے بھی اللہ کے حکم کی اہمیت کو پہچانتے ہوئے اس کا اہتمام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے غم و فکر میں اس سے کفایت کرے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے معاملات میں آسانی پیدا کردے گا۔

سبقت کریں، فوقیت لے جائیں، ممتاز ہوجائیں، عمل میں لگ جائیں اور حرکت کرتے رہیں اور جان رکھیں کہ کامیابی اور سبقت نفس کو ضرر رساں امور کی طرف متوجہ ہونے سے مشغول کردیتی ہے بلکہ وہ نفس کو راحت، سعادت اور وسعت بخشتی ہے جو بہت سے غموں اور دکھوں کا مداوا بن جاتی ہیں۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ۲۲۵۔۲۲۶)

ممکن ہے کہ ہم وسوسوں کی نسبت مومنوں کو دو قسموں میں تقسیم کریں۔ ایک تو وہ قسم جسے وسوسے لاحق ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ کے حکم سے ان سے لڑنے، انھیں دُور کرنے اور ان سے بچ جانے کی طاقت رکھتا ہے، پس اس قسم کے مومنوں کا فرض یہ ہے کہ وہ ان وسوسوں سے جنگ کریں اور ان سے بچ جائیں اور ان میں مبتلا نہ ہوں۔

اور دوسری قسم ان مومنوں کی ہے جو وسوسوں میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن وہ انھیں دُور کرنے کی تمام تر کوشش کے باوجود ان سے بچاؤ کی طاقت نہیں رکھتے، مومنوں کی یہ قسم علاج کی محتاج ہے اور نفسیاتی طب میں اس طرح کے مسلط وسوسوں کا نام وسواس قہری (مالیخولیا) رکھا جاتا ہے۔

مالیخولیا کی بے چینی میں مشکل یہ ہے کہ مریض اکثر اوقات اسے ایسا پوشیدہ مرض سمجھتا ہے جسے وہ اپنے اور اپنے نفس کے درمیان مخفی رکھتا ہے کیونکہ وہ اس کے عوارض سے شرمندہ ہوتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ لوگ اس کے پاگل پن یا اس کی اپنے آپ پر کم اعتمادی یا اس کی ناقص دینداری یا اس کے شیطان کے ہتھے چڑھ جانے کی علامت سمجھیں گے، اس سے بڑھ کر یہ کہ مالیخولیا کے اکثر مریض یہ جانتے ہی نہیں ہوتے کہ وہ مریض ہیں کیونکہ وہ اپنی تکالیف اور مشقتوں کے، جو اکثر کئی سالوں کی مدت پر محیط اور طویل ہوتی ہیں، برعکس یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا ہی اس شکل پر کیا ہے، ان کی یہ عجیب وغریب صفات ان کے سوا کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں، خاص طور پر ہمارے ملکوں میں پائے جانے والے تسلطی افکار اکثر دینی یا جنسی نوعیت کے ہیں اور یہ بات انتہائی قابل افسوس ہے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نوعیت کے افکار انہی لوگوں کو لاحق ہوتے ہیں جو دیندار اور پابند شرع ہیں یعنی اس کے برعکس جو اکثر لوگ اعتقاد رکھتے ہیں (کہ اس قسم کے افکار فاسق و فاجر لوگوں کو لاحق ہوتے ہیں) اور وہ اس ڈر سے کہ لوگ ان پر کفر یا شیطان کے مسلط ہونے کے فتوے لگائیں گے، انہی تکالیف اور مشقتوں میں مبتلا رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

رہے جنسی نوعیت کے تفکرات اور اوہام تو یقیناً انہوں نے ہمارے معاشرے کے بہت سے لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے اور ان میں بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ انہی افکار کو متاثر کرتے ہیں جن کے ساتھ وہ حلال وحرام کا التزام کرتے ہیں اور اکثر لوگوں کو اس تکلیف و مشقت پر چپ سادھ لینے پر مجبور کرتے ہیں، کیونکہ انھیں یہ خدشہ ہوتا ہے کہ لوگ انھیں حقیر سمجھیں گے یا ان پر پیدائشی کمزوری یا قلت دین کا الزام جڑ دیں گے، جبکہ وہ جس تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ایک ایسا مرض ہے جس کے متعلق یہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نفسیاتی ڈاکٹر کو اس کا علاج کرنے کی توفیق دے۔

(مشکلات کا مقابلہ، ص: ۲۲۸۔۲۲۹)

کتنے ہی وہ لوگ ہیں جن پر ذہنی الجھنوں اور وسوسوں کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ وہ طہارت، نماز، اکثر شک میں مبتلا رہنا، تردد اور بیماریوں سے خوف میں ان وسواس کا مقابلہ اور ان کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور اللہ کی ذات کے متعلق وسوسہ، جنس کے متعلقہ وسوسے، خوف، شرمندگی، شک وشبہ اور اس کے علاوہ کئی وسوسے اور کبھی وہ ان مسلط سوچوں کے متعلق غافل ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی حل یا علاج بھی ہو سکتا ہے۔ وسواس کوئی جادو نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا معمہ ہی ہے جس کا حل مشکل ہو، بلکہ وہ تو صرف ایک مرض ہے جس کا اللہ کی مشیت سے حل بھی موجود ہے۔

(الوسواس القهری، از پروفیسر ڈاکٹر وائل ابوہندی)

وہ شخص جو وسوسہ کی بیماری میں مبتلا ہو اُسے چاہیے کہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق استوار کرے نیز وہ نفسیات کے کسی ماہر ڈاکٹر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رجوع کرے کیونکہ:

((فإن الله عز و جل لم یضع داء إلا وضع له دواء .))

(ابو داؤد : ۳۸۵۵)

"اللہ عزوجل نے (دنیا میں) جو بیماری بھی رکھی ہے اس نے اس کی دوا بھی پیدا کی ہے۔"

یہ الگ بات ہے لوگوں کو بعض بیماریوں کی دوا کا علم نہیں ہوا ہوتا، ورنہ کوئی بھی مرض لاعلاج نہیں۔

مومن! اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو دیکھیں اور ان کا اپنے اوپر آنے والی آفت و مصیبت سے موازنہ کریں۔

کیا اللہ نے آپ کو دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں عطا کر رکھے، جبکہ آپ کے علاوہ کئی لوگ ان تمام نعمتوں یا ان میں سے بعض نعمتوں سے محروم ہیں؟

کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ امن وسکون کے ساتھ سوتے ہو اور آپ کے علاوہ کئی لوگوں کی آنکھوں سے خوف وفکر نے نیند اڑا رکھی ہے؟

کیا اللہ نے آپ کو عقل جیسی نعمت سے نہیں نوازا ہے، جبکہ آپ کے علاوہ کئی لوگ دیوانے اور مجنون کہلاتے ہیں؟

کیا اس طرح نہیں کہ اللہ نے آپ کو مال کی فراوانی عطا کر رکھی ہے جبکہ آپ کے علاوہ کتنے ہی لوگ ہیں جو اس مال سے محروم ہیں؟

آپ کے پاس بیوی، بچے، پُر آسائش گھر اور خوبصورت گاڑی ہے جبکہ آپ کے علاوہ دوسرے کئی لوگ ان سہولتوں سے یا ان میں سے بعض سہولتوں سے محروم ہیں؟

ان کے علاوہ کتنی نعمتیں آپ کو حاصل ہیں، صدق دل سے اپنی طرف نگاہ دوڑاؤ اور تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں تو آپ کو اپنے اوپر اللہ کی بے شمار نعمتیں دکھائی دیں گی۔

(مشکلات کا مقابلہ، ص: ۲۵۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علامہ ابن سعدی رحمہ اللہ نے کہا:

''مومن کو لائق ہے کہ جب اسے کوئی آفت و مصیبت پہنچے یا وہ اس سے خوف زدہ ہو تو وہ اپنے اوپر دینی اور دنیاوی نعمتوں اور اس آفت و مصیبت کے درمیان موازنہ کرے، پس موازنے کے بعد اسے معلوم ہوگا کہ اس پر نعمتیں بہت زیادہ ہیں اور اسے جو مصیبت پہنچی ہے وہ ان نعمتوں کے مقابلے میں بہت کمزور اور ہلکی ہے۔'' (الوسائل المفيدة، ص: ١٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾

(١٤/ ابرهيم: ٣٤)

''اور تمھیں ہر اس چیز میں سے دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمت شمار کرو تو اسے شمار نہ کر پاؤ گے۔''

پس اس آزمائش اور تکالیف سے بھری ہوئی دنیا میں لذت، سرور، بھلائی، نعمتیں، عافیت، مصلحت اور رحمت اپنے مقابل آفات سے کہیں زیادہ ہیں، لہٰذا مومن کی لذت اور اس کی تکالیف کا کیا مقابلہ؟ اس کی صحت کی اس کی بیماری سے کیا نسبت؟ کہاں اس کا سیر اور سیراب ہونا اور کہاں اس کی بھوک و پیاس؟ کہاں اس کی تھکاوٹ اور کہاں اس کی راحت و آرام؟ اس کے غم و فکر کی اس کے سرور، عافیت اور راحت سے کیا نسبت؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ (٩٤/ الانشراح: ٥، ٦)

''پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ بے شک اسی مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔''

((لن يغلب عسر يسرين .))

(شفاء العليل، ابن القيم رحمه الله ٢:٥/ ٦٨٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب و بھاری نہیں ہے۔''

لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں برے پہلو سے متاثر ہوتے ہیں جو دوسرے (روشن) پہلوؤں پر غالب آجاتا ہے، حالانکہ وہ (روشن پہلو) اس مصیبت سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جو مصیبت ہمیں پہنچی ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی میں اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں اور روشن پہلوؤں کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ کہیں بہتر اور زیادہ ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کا بھی ادراک ہوگا کہ جو چیزیں ہماری خوشی کا باعث بنتی ہیں وہ ان چیزوں سے کہیں زیادہ بڑھی ہوتی ہیں جو ہمیں بری لگتی ہیں اور ہمیں غمگین کرتی ہیں۔

اور سچ ہی تو کہا جس نے کہا:

> ''ہم انسان ان چیزوں کے متعلق فکر مند رہتے ہیں جو ہمیں ملی نہیں ہوتیں اور جو چیزیں ہمیں عطا ہوئی ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے، ہم اپنی زندگی کے برے اور تاریک پہلو کو ہی دیکھے جاتے ہیں اور روشن پہلو کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ہمیں جس چیز کی کمی ہوتی ہے ہم اس پر حسرت کے ہاتھ ملتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہوتا ہے اس پر اپنی سعادت مندی کو نہیں دیکھتے۔''

(لا تحزن، ص: ۱۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# خوش رہنے کے قاعدے

اعتدال کے ساتھ ہنسنا مسکرانا تفکرات و ہموم کے لیے تریاق اور مرہم ہے۔ روحانی خوشی اور قلبی شادمانی میں اس کا بڑا کردار ہے۔ حتیٰ کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَیں اس لیے ہنستا ہوں کہ میرے قلب کو آرام ملے۔

محسنِ انسانیت بھی کبھی کبھار ہنستے تھے، آپ کے سامنے کے دانت نظر آجاتے تھے۔

(بخاری، الادب، التبسم والضحك، ح:٦٠٨٧)

یہ ان لوگوں کی ہنسی ہے جو عقل والے ہیں اور نفس کی بیماریوں اور ان کی دوا۔ کا علم رکھتے ہیں۔ خوشی کی انتہا آرام اور انبساط کی کامل شکل ہنسی ہے۔ لیکن اِس میں زیادتی نہ ہونی چاہیے۔ (ارشادِ نبوی ہے) ''کثرت سے ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔''

(ابن ماجة، الزهد، الحزن و البكاء، ح:٤١٩٣)

لہٰذا اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔

ارشادنبوی ہے: ''بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔''

(مسلم، البر و الصلة، استحباب الطلاقة......، ح:٢٦٦٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس کی بات سن کر وہ (سلیمان) ہنس پڑے۔''

(٢٧/ النمل:١٩)

لیکن مذاق اور استہزاء والی ہنسی نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''جب وہ ہماری آیتیں لے کر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ٹھٹھا کرتے ہیں۔''

(٤٣/ الزخرف:٤٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہلِ جنت کو جو نعمتیں ملیں گی ان میں ہنسی بھی ہے۔

''آج وہ کفار پر ہنستے ہوں گے۔'' (٨٣/ المطففین: ٣٤)

عرب ہنسنے والوں کی تعریف کرتے تھے اور اسے سخاوت وکشادہ دلی اور حسنِ اخلاق کی نشانی سمجھتے تھے......

واقعہ یہ ہے کہ اسلام عقائد، عبادات، اخلاق، سلوک وغیرہ میں میانہ روی اور اعتدال پر قائم ہے۔ اس میں تنگ دلی، ترش روی اور تیوری چڑھانے کی گنجائش ہے نہ زور زور سے قہقہے لگانے کی۔ بلکہ سنجیدگی اور وقار ومتانت ہو اور مزاج میں شادابی ومزاح ہو......

انسان اپنی فطرت سے خوش طبع ہے، کبھی کبھار انانیت، طمع اور شر جو اِسے لاحق ہوتے ہیں اس سے وہ ترش رو ہو جاتا ہے۔ اور فطرت سے دُور ہو جاتا ہے۔ جو ترش رو ہو گا وہ جمال کا ادراک نہیں کر سکتا۔ جس کا دل میلا ہوا سے حقیقت دکھائی نہیں دے گی۔ کیونکہ ہر اِنسان دنیا کو اَپنے خیال، عمل اور محرکات کے چشمے سے دیکھتا ہے۔ اگر عمل اچھا ہو گا، محرکات صحیح ہوں گے، فکر پاکیزہ ہو گی تو اُس کا آئینہ دل بھی صاف ستھرا ہو گا، لہٰذا دنیا اسے اچھی اور خوبصورت نظر آئے گی۔ اگر آئینہ ہی میلا ہو، اس کا شیشہ کالا پڑ جائے تو ہر چیز کالی اور میلی دکھائی دے گی......

انسان کی زندگی کا بڑا مقصد یہ ہے کہ زندگی میں جتنا بھی ممکن ہو وہ لوگوں کے لیے خیر وخوبی کا سرچشمہ بنے۔ ایسا سورج بن جائے جس سے روشنی، محبت اور خیر کا اجالا پھیلے، اس کا دل انسانی خیرخواہی، بھلائی اور شفقت سے بھرپور ہو۔ اُس سے جو بھی قریب ہو اُسے بھلائی پہنچے، ایسا شخص ہوتا ہے جو مشکلات ومسائل کو دیکھ کر مسکراتا ہے۔ ان پر غلبہ پانے سے اسے لذت ملتی ہے، وہ ان کا مقابلہ ہنستا مسکراتا کرتا ہے اور زیرِ لب دہراتا ہے ؎

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

(ملخصاً از: غم نہ کریں، ص: ٦٢۔ ٦٥، ڈاکٹر عائض القرنی (مترجم: غطریف شہباز ندوی) ط: ٢٠١٤ء، مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خوش رہنے کے لیے چند امور کو ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے،اس سلسلے کے بعض قواعد درجِ ذیل ہیں:

۱۔ پہلی بات یہ دھیان میں رکھیں کہ اگر آپ صرف آج پر نظر نہ رکھیں گے تو ذہن بٹ جائے گا۔ معاملات ڈانواڈول ہوں گے،اندیشے اور تفکرات بڑھ جائیں گے،اسی بات کو تو یوں کہا گیا ہے:

''صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو،شام کرو تو صبح کے انتظار میں مت رہو۔''

(بخاري، الرقاق، قول النبي ﷺ كن في الدنيا......ح:٦٤١٦)

۲۔ ماضی کو پورے طور پر بھول جائیں، جو گزر گیا اُس پر غور وفکر بے وقوفی اور جنون ہے۔

۳۔ مستقبل پر توجہ نہ دیں کہ عالمِ غیب کی بات ہے۔ جب تک وہ آ نہ جائے اس کے بارے پیشگی فکر مند نہ ہوں۔

۴۔ تنقید سے اکھڑ نہ جایئے، ثابت قدم رہیے،یہ جان لیجیے کہ تنقید سے آپ کی قیمت بڑھے گی۔

۵۔ اللہ پر ایمان اور عمل صالح ہی بہترین اور خوشگوار زندگی ہے۔

۶۔ جو اِطمینان وسکون اور راحت چاہتا ہو اُسے اللہ کا ذکر اختیار کرنا چاہیے۔

۷۔ بندہ پر یہ یقین کرنا لازم ہے کہ ہر شے قضاوقدر سے ہوتی ہے۔

۸۔ کسی کی طرف سے شکریہ کا انتظار نہ کریں۔

۹۔ اپنے آپ کو اِس کا عادی بنائیں کہ مشکل سے مشکل ڈیوٹی انجام دیں۔

۱۰۔ جو ہوا،ہوسکتا ہے وہ بہتر ہو۔

۱۱۔ مسلمان کے لیے تقدیر کا ہر فیصلہ بہتر ہے۔

۱۲۔ نعمتوں پر شکر ادا کریں اور ان پر غور کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳۔ جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کے ساتھ آپ بہت سے لوگوں سے بہتر ہیں۔

۱۴۔ ایک وقت سے دوسرا وقت آسان ہے۔

۱۵۔ مصیبت کے وقت دعا ضروری ہے۔

۱۶۔ مصائب بصیرت کے لیے مرہم اور قلب کے لیے قوت ہوتے ہیں۔

۱۷۔ تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

۱۸۔ چھوٹے امور آپ پر حاوی نہ ہو جائیں۔

۱۹۔ آپ کا رب بہت معاف کرنے والا ہے۔

۲۰۔ غصہ نہ کریں، غصہ نہ کریں، غصہ نہ کریں۔

۲۱۔ سامانِ زندگی روٹی، پانی اور سایہ ہے اس کے علاوہ کی فکر نہ کریں۔

۲۲۔ آسمان میں آپ کے لیے روزی اور وہ ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(۵۱/ الذّٰریٰت:۲۲)

۲۳۔ جس حادثے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے وہ نہیں ہوتا۔

۲۴۔ مصیبت زدوں میں آپ کے لیے نمونہ ہے۔

۲۵۔ اللہ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے انھیں مبتلائے مصیبت کرتا ہے۔

۲۶۔ مصیبت میں مسنون دعائیں کریں بے کار نہ بیٹھیں۔

۲۷۔ سنجیدہ اور مفید کام کریں، یونہی نہ بیٹھے رہیں۔

۲۸۔ افواہوں اور فضول باتوں کو چھوڑ دیں اور ان کی تصدیق نہ کریں۔

۲۹۔ کینہ اور انتقام کی خواہش آپ کی صحت کو نقصان پہنچائے گی، حریف اور دشمن کو نہیں۔

۳۰۔ جو تکلیف بھی پہنچی ہے وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(ایضاً، ص:۱۱۷۔۱۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# خوش رہنے کے لیے کچھ مزید ہدایات

☆ اپنی صورت، صلاحیت، آمدنی اور اہل وعیال پر قناعت کریں تمھیں راحت ملے گی۔

☆ استغفار زیادہ سے زیادہ کریں، اس سے روزی کشادہ، اولاد، علم نافع اور آسانی ملتی ہے اور گناہ کم ہوتے ہیں۔

☆ ''ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔'' (۹۰/ البلد:٤) یہ انسان کے لیے سنّتِ ثابتہ ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی کہ اسے محنت ومشقت میں رہنا ہے۔ لٰہذا حقیقت کو تسلیم کر کے زندگی کو اُس کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔

☆ رکاوٹوں اور مشکلات پر قابو پا لینا بھی خوش بختی کا کام ہے کیونکہ کامیابی کی لذت کے برابر کوئی لذت نہیں ہوتی۔

☆ مصیبت کی وجہ سے اللہ اور بندے کے درمیان قربت ہوتی ہے۔ آپ دعا کرتے ہیں، مصیبت کبر وغرور اور فخر کو ختم کر دے گی۔

☆ سعادت کے بڑے دروازوں میں سے والدین کی دعا ہے، اُسے غنیمت جانیں تاکہ ان کی دعا ہر برائی سے آپ کے لیے ڈھال بن جائے۔

☆ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بار بار پڑھیں، اس سے شرح صدر ہوتا ہے، حال کی اصلاح ہوتی ہے، بوجھ ہلکا اور اللہ راضی ہوتا ہے۔

☆ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (۲۱/ الانبیاء:۸۷) ہمیشہ پڑھا کریں، کیونکہ تکلیف دُور کرنے اور آزمائش ہٹانے میں اس دعا کی بڑی تاثیر ہے۔

☆ سورہ الم نشرح پر غور کریں، پریشانیوں میں اس کی تلاوت کریں، بحرانوں میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سب سے بڑی دوا ہے۔

☆ دعائے کرب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھا کریں۔

(بخاری ، الدعوات ، الدعاء عندالله ، ح:٦٣٤٦؛مسلم ، ح:٢٧٣٠)

☆ ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (٣/ اٰل عمرٰن:١٧٣) کو نہ بھولیں کہ لگی آگ اس سے بجھ جاتی ہے، ڈوبتا ہوا بچ جاتا ہے، کھوئے ہوئے کو راستہ مل جاتا ہے اور اللہ سے عہد مضبوط ہو جاتا ہے۔

☆ ''صبر و نماز کے ذریعے سے مدد طلب کرو۔'' (٢/ البقرة:٤٥) یہ دونوں زندگی کی قوتیں ہیں، زادِ سفر ہیں، بابِ امید ہیں، کشادگی کی کنجی ہیں، جس نے صبر کیا، نماز کی پابندی کی تو اسے صبحِ صادق، فتحِ مبین اور قریبی مدد کی خوشخبری دے دیجیے۔

☆ ''غم نہ کریں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' (٩/ التوبة:٤٠) وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، ہماری سنتا ہے۔ دشمن پر ہماری مدد کرتا ہے، مشکلات کو آسان کرتا ہے، غمناک چیزیں دور کرتا ہے۔

☆ ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔'' (١٢/ یوسف:٨٧) کہ اس کی کشادگی قریب ہے۔ اس کا لطف جلد ہی آئے گا، اس کی آسانی ملنے والی ہے، اس کا کرم وسیع اور فضل بہت بڑا ہے۔

☆ ''اللہ بہترین محافظ ہے۔'' (١٢/ یوسف:٦٤) غائب کی حفاظت کرتا، بے وطن کو وطن واپس کرتا، گم کردہ راہ کو ہدایت دیتا، مبتلائے مصیبت کو عافیت دیتا، مریض کو شفا دیتا، اور تکلیف دُور کرتا ہے۔

☆ ''ہر روز اُس کی ایک شان ہوتی ہے۔'' (٥٥/ الرحمٰن:٢٩) وہ تکلیف دُور کرتا، گناہ کی مغفرت کرتا، روزی دیتا، مریض کو شفا دیتا، آزمائش میں مبتلا کو معافی دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے، قیدی کو چھڑاتا اور ٹوٹے کو جوڑتا ہے۔

☆ ''اس کے علاوہ کوئی الٰہ ہے جو پریشان حال کی دعا سنتا ہے؟'' (۲۷/ النمل:۶۲) وہی مضطر کی تکلیف اور اذیت دُور کرتا ہے، اس کی تمنا پوری کرتا اور اس کی مراد بر لاتا ہے۔

☆ ''اللہ ہمیں کافی ہے وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔'' (۳/ آل عمرٰن:۱۷۳) ہماری تکلیفیں دُور کرتا ہے، مصیبتیں ختم کرتا، گناہ معاف کرتا، دلوں کی اصلاح کرتا اور عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ ''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔'' (۳۹/ الزمر:۳۶)

☆ ''اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔'' (۵/ المائدۃ:۶۷) لہٰذا کوئی دشمن نقصان نہ پہنچائے گا، کوئی سرکش تم تک نہ پہنچے گا، کوئی حاسد تم پر غالب نہ ہوگا، کوئی دشمن مسلط نہ ہوگا اور جابر تم پر ظلم نہ کر سکے گا۔

☆ ''تم نہیں جانتے کہ اللہ اس کے بعد کوئی راہ نکالے۔'' (۶۵/ الطلاق:۱) تو غم ختم ہو جائے، فکر مٹ جائے، حزن کا ازالہ ہو جائے، معاملہ آسان کردے، دُور کو نزدیک کردے۔

☆ ''اللہ تنگی کے بعد آسانی لاتا ہے۔'' (۶۵/ الطلاق:۷) بیڑی کھل جائے گی، رسی ٹوٹ جائے گی، دروازہ کھلے گا، بارش برسے گی، غائب آ جائے گا اور حالات درست ہو جائیں گے۔

☆ قرآن کا حافظ جو رات میں اور صبح وشام پڑھتا ہو تکان کا شکار ہوگا نہ خلا اور اکتاہٹ کا کیونکہ قرآن زندگی میں مسرت بھر دیتا ہے۔

☆ اگر دشمن تمھیں برا بھلا کہتے ہیں، حاسد سب وشتم کرتے ہیں تو اس سے تمھارا ہی وزن بڑھتا ہے، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ تم اتنی اہمیت والے ہو گئے تبھی تو تمھارا ذکر ہو رہا ہے۔

☆ جان لیں کہ جو تمھاری چغلی کرتا ہے اس نے اپنی نیکیاں تمھیں دے دیں، تمھاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



برائیاں ختم کر دیں، تمھیں مشہور کر دیا۔ یہ بھی ایک نعمت ہے۔

☆ گھر، مال، اولاد، ملازمت اور اور شکل و صورت میں جو آپ سے کم تر ہو اُس پر نظر رکھیں تاکہ اندازہ ہو کہ آپ ہزاروں سے اوپر ہیں۔

☆ آپ پیروں پر چل رہے ہیں، جبکہ کتنے ہی پیر کٹے ہوئے ہیں، آپ ٹانگوں پر کھڑے ہوتے ہیں کتنی ٹانگیں کٹی ہوئی ہیں، آپ سوتے ہیں کتنے ہیں جنھیں نیند نہیں آتی، آپ شکم سیر ہیں کتنے ہیں جو بھوکے ہیں۔

☆ یہ جان لیں کہ بھائی، بیٹے، بیوی، بچے اور دوست و احباب جن سے بھی واسطہ پڑتا ہے وہ عیب سے خالی نہیں اس لیے سب کو جیسے ہیں ویسے قبول کرنے کی عادت ڈالیں۔

☆ ایک ساعت میں تنہائی اختیار کر کے اپنے امور میں غور کریں، اپنے آپ کا محاسبہ کریں، آخرت کے بارے میں سوچیں، اپنی اصلاح کریں۔

☆ لوگوں کو پہلے سلام کریں، مسکرا کر ملیں، اور ان سے توجہ سے پیش آئیں تاکہ ان سے قریب ہو جائیں اور دلوں میں ان کے لیے محبت ہو جائے۔

☆ خاوند اور بیوی میں ایک ناراض ہو تو دوسرا چپ رہے، دونوں ایک دوسرے کی کمی کو برداشت کریں۔ کیونکہ انسان غلطی سے پاک نہیں ہو سکتا۔

☆ سعادت حسب و نسب اور سونے چاندی میں نہیں بلکہ دین، علم، ادب اور ضرورت کی تکمیل میں ہے۔

☆ دن کو ضائع کرنے والا وہ ہے جو اُسے بغیر حق ادا کیے، بغیر کسی فرض کو نبھائے، بغیر کسی مقام کو پائے، بغیر خوشی حاصل کیے، بغیر علم سیکھے، بغیر کسی صلہ رحمی کے اور بغیر کسی خیر کو انجام دیے بغیر گزار دے۔

☆ بہترین دوست وہ ہے جس پر آپ کو اعتماد ہو اور جس سے راحت ملے، جس سے آپ دل کی بات کہہ سکیں، جو آپ کے غم میں شریک ہو، جو آپ کا راز افشا نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆ اگر آپ کو کوئی گالی دیتا ہے تو رنجیدہ مت ہوں، لوگوں نے تو رب تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں جس نے انھیں وجود بخشا، اس کے وجود میں انھوں نے شک کیا، بھوکے ہوتے ہیں کھلاتا وہ ہے، شکر کسی اور کا کرتے ہیں۔ وہ انھیں خوف سے نجات دیتا ہے یہ اس سے جنگ کرتے ہیں۔

☆ جس کا بیٹا نافرمان، بیوی جھگڑالو، پڑوسی موذی، دوست بدخلق، نفس امارہ ہو اور جو خواہشات کے پیچھے چلتا ہو وہ کیسے خوش رہ سکتا ہے۔ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کے نفس کا حق ہے، آپ کی آنکھوں کا حق ہے، آپ کی بیوی کا حق ہے، آپ کے مہمان کا حق ہے، لہٰذا ہر حق دار کو اُس کا حق دیں۔

☆ فراخی کے دنوں میں مصیبت کے دنوں کا سامان کر لیں، مال کو صدقہ دے کر تحفظ کا ذریعہ بنائیں، اپنی عمر کو اِطاعت ربی میں صرف کریں۔

☆ ''اور آگے قدم بڑھاؤ۔'' (۵۷/ الحدید:۲۱) پیش قدمی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، زمانہ گزر رہا ہے، سورج چل رہا ہے، چاند محوِ سفر ہے، ہوا چل رہی ہے لہٰذا آپ بھی نہ ٹھہریں، زندگی کا قافلہ رک کر آپ کا انتظار نہیں کرے گا۔

☆ پرندے کو روزی گھونسلے میں نہیں مل جاتی، شیر کی خوراک کچھار میں نہیں پہنچتی، چیونٹی کا کھانا گھر میں نہیں آتا۔ یہ سب غذا کی طلب میں نکلتے اور محنت کرتے ہیں۔ انہی کی طرح طلب کریں اور محنت کریں تبھی پائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 5

# آزمائش میں نیک لوگوں کا طرزِ عمل

جب ایسے مومن پر آزمائش آتی ہے جو اپنے رب کی اطاعت کا حریص اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والا ہوتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

کیونکہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کو تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہیں لیکن اس کے باوجود وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن عظم الجزاء مع عظم البلاء ، وإن الله إذا أحب قوما ابتلاهم ، فمن رضي فله الرضا ، ومن سخط فعليه السخط .)) (ترمذي، ح: ٢٣٩٦)

"بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور یقیناً جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو وہ اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں، جو شخص (آزمائش پر) راضی رہا تو اس کے لیے (اللہ کی) رضا اور خوشنودی ہے اور جو آزمائش پر ناراض ہوا تو اس کے لیے (اللہ کی) ناراضی اور غصہ ہے۔"

پس آزمائش بندے کے اللہ کے ہاں ذلیل و رسوا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ کے اسے برگزیدہ بنانے اور اس سے محبت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے اس لیے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اسے کسی بڑی خدمت کے لیے منتخب کر لے اور اسے برتری اور فضیلت عطا کرے۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص: ٥٠)

انسان بعض اوقات اپنی کم علمی کی بنا پر مفید چیزوں کو اپنے لیے مضر خیال کرتا ہے جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿وَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۲/ البقرة: ۲۱۶)

''اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

﴿فَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (٤/ النساء: ١٩)

''شاید کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔''

ابن الفرضی کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''آزمائش مومن کے لیے ایک خوش نما اور جاذب نظر چیز ہے، جب اس پر آزمائش نہیں ہوتی تو اس کی حالت بگڑ جاتی ہے۔''

(تهذيب حلية الأولياء: ٣/ ٢٣٤، اعداد، صالح الشامی)

پس مسلمان جب اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اور مخلص ہوکر اس کی اطاعت و بندگی میں لگ جاتا ہے تو ہر وہ ناپسندیدہ چیز جس میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ (الفوائد، ص: ١٠٤)

اور جب بندے کو اپنے رب تعالیٰ کے متعلق معرفت تامہ حاصل ہوجاتی ہے تو وہ یقینی طور پر یہ جان لیتا ہے کہ وہ ناپسندیدہ سختیاں اور مصیبتیں جو اسے پہنچی ہیں ان میں اس کے لیے کئی قسم کی مصلحتیں اور فائدے ہیں جو اس کے علم اور اس کی سوچ وفکر میں نہیں آسکتے، بلکہ بندے کے لیے اس چیز میں، جسے وہ ناپسند کرتا ہے، عظیم مصلحت ہوتی ہے، اس چیز کی نسبت جسے وہ پسند کرتا ہے۔ پس لوگوں کی عام مصلحتیں ان کی ناپسندیدہ چیزوں میں ہوتی ہیں، جیسا کہ ان کی عام تکلیفیں اور نقصان اور ان کی ہلاکتوں کے اسباب ان کی پسندیدہ چیزوں میں ہوتے ہیں۔ (الفوائد: ١٠٤-١٠٥)

نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''مومن کا معاملہ بہت قابل تعجب ہے، اس کا معاملہ سارے کا سارا اس کے لیے بہتر ہے اور یہ سعادت صرف مومن کو ہی حاصل ہے، اگر اسے خوشحالی ملے تو وہ اس پر شکریہ ادا کرتا ہے، پس یہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔''

(مسلم: ۲۹۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# آزمائشوں کے راستے

آزمائشوں کا کٹھن راستہ انبیاء علیہم السلام اور دیگر عظیم لوگوں کا راستہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا﴾ (۲۵/ الفرقان : ۳۱)

''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے کوئی نہ کوئی دشمن بنایا اور آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾ (٦/ الانعام : ۱۱۲)

''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو دشمن بنا دیا، ان کا بعض بعض کی طرف ملمع کی ہوئی بات دھوکا دینے کے لیے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔''

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش میں کون مبتلا کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''انبیاء (کی سب سے سخت آزمائش ہوئی) پھر ان جیسا مشن اختیار کرنے والے، پھر جو اُن سے قریب ترین تھے۔ آدمی اپنی دینداری کے مطابق آزمائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر تو اس کی دینداری ٹھوس اور پختہ ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کی دینداری میں کچھ لچک اور نرمی ہو تو اسے اپنی دینداری کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور بندہ (مومن) پر آزمائش آتی ہی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے زمین پر چلنے والا ایسا انسان بنا دیتی ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

(ترمذي، ح: ۲۳۹۸۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔"

(بخاري، ح:٥٦٤٦)

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إني أوعك كما يوعك رجلان منكم .))

(بخاري، ح: ٥٦٦٠)

"مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار چڑھتا ہے۔"

عظیم لوگ تو وہ ہیں جو مشکلات کا سامنا کرتے ہیں مگر وہ ہمت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں لیکن ٹھہر جانے والوں کو مشکل اور دشوار گزار راستے پر نہیں چلنا پڑتا۔

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تُو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# آزمائشوں میں گرفتار ہونے والے لوگ

پھر یہ سوچیں کہ آپ اکیلے ہی مصیبت میں مبتلا نہیں کیے گئے، آپ سے پہلے اور آپ کے بعد لوگ آزمائشوں میں ڈالے گئے اور ڈالے جائیں گے اور آپ اللہ کی زمین میں جدھر بھی نگاہ دوڑاؤ گے آپ کو آزمائشوں میں مبتلا لوگ نظر آئیں گے، اللہ تعالیٰ جو آزمائش بھی کسی کے مقدر کرتا ہے اس میں اس کی کمال حکمت پنہاں ہوتی ہے۔

انبیاء و صالحین آزمائشوں میں مبتلا کیے گئے۔ ان میں سے کسی کو قید کیا گیا اور کسی کو بیماری میں مبتلا کیا گیا، کسی کو اس کے شہر و ملک سے نکال دیا گیا، ان میں سے کسی کو مارا پیٹا گیا اور کسی سے دشمنی کی گئی اور تکلیفیں دی گئیں۔ سینکڑوں افراد ایسے ہوں گے جن کو معزول کیا گیا یا دھتکارا گیا یا بیماری یا فقر و فاقہ اور دیگر تکلیفوں میں مبتلا کیا گیا، پس آپ کو اکیلے ہی مصیبت نہیں پہنچی اور نہ آپ اکیلے ہی آزمائش میں مبتلا ہوئے۔

- ایوب علیہ السلام طویل مدت تک بیماری میں مبتلا رہے۔
- طویل عرصہ تک یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے (یوسف علیہ السلام) کو گم کیے رہے۔
- یوسف علیہ السلام کو قید میں ڈالا گیا۔
- موسیٰ علیہ السلام کو سخت تکلیف میں مبتلا کیا گیا اور انھیں ایک جبار و سرکش دشمن کا سامنا کرنا پڑا۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیمی کی حالت میں فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر، مجنون اور شاعر کہا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا گیا اور سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر اونٹ کی اوجڑی پھینکی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شہر سے نکالا گیا۔ آپ ﷺ کو اپنے پیاروں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی وفات کا صدمہ پہنچتا رہا۔

اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں اور انہوں نے بہت سی سختیوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا اور ہر دور میں اور ہر جگہ علماء اور صالحین کو آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا۔

(مشکلات کا مقابلہ،ص:۷۷۔۷۸)

چنانچہ رسولوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ (۱۲/ یوسف: ۱۱۰)

''یہاں تک کہ جب رسول بالکل ناامید ہوگئے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان سے یقیناً جھوٹ کہا گیا تھا تو ان کے پاس ہماری مدد آ گئی، پھر جسے ہم چاہتے تھے وہ بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے ہٹایا نہیں جاتا۔''

رسولوں کی آزمائش ہوئی تو اُنہوں نے آزمائش پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کی مدد آئی۔

﴿وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا﴾ (٦/ الانعام: ٣٤)

''اور یقیناً آپ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے تو اُنہوں نے اس پر صبر کیا کہ وہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیے گئے، یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ گئی۔''

فتح و نصرت وہ مقام ہے جو آزمائش سے ملتا ہے اور وہ منزل ہے جس تک آزمائش سے گزرے بغیر پہنچا نہیں جاسکتا اور ممکن نہیں کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص فتح سے ہمکنار ہوگیا، جب کہ اس نے کسی ایسی آزمائش کا سامنا نہیں کیا ہے جس کی بنیادوں پر اسے فاتح اور کامیاب قرار دیا گیا ہو اور ہم کسی طالب علم کے متعلق اسی وقت یہ کہیں گے کہ وہ کامیاب ہوگیا جب وہ امتحان کو پاس کرلے گا، پس ایسے ہی زمین میں حقیقتاً فتح و نصرت آزمائش و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امتحان سے گزرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ (مشکلات کا مقابلہ، ص:۰۲)

لٰہذا مومن آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو اُسے چاہیے کہ فتح و نصرت کا منتظر رہے:

﴿اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾ (۲/ البقرة: ۲۱٤)

''سن لو! بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# انبیاء و رسل علیہم السلام اور دیگر صلحاء کی سیرت کا مطالعہ

عزیمت اختیار کرنے والے راہِ حق کے راہوں کے سچے واقعات اور سیرت کے مطالعہ میں بہت سے فوائد اور عبرتیں ہیں جو آزمائش میں مبتلا مومن کی ثابت قدمی اور تسلی کا باعث بنتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ﴾

(۱۱/ ھود: ۱۲۰)

''اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے ہر وہ چیز آپ سے بیان کرتے ہیں جس کے ساتھ ہم آپ کے دل کو ثابت رکھتے ہیں۔''

سچے واقعات میں عبرت پکڑنے والے کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء میں واقعات بیان کیے تو ہر واقعہ کے آخر میں فرمایا:

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَّمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝﴾ (۲٦/ الشعراء: ۸)

''اس میں یقیناً ایک نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے جو واقعات بیان کیے ہیں وہ ہماری ہی نصیحت کے لیے بیان کیے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى﴾

(۱۲/ یوسف: ۱۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"ان کے بیان میں عقل والوں کے لیے ہمیشہ سے ایک عبرت ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ لوگوں کو وہ واقعات سنائیں جو آپ ﷺ کے علم میں ہیں تاکہ لوگ اپنے سے پہلے گزرنے والوں کے حالات پر غور وفکر کریں اور اپنے آپ کو ان پر قیاس کرتے ہوئے اپنے لیے عبرت کا سامان بنائیں۔ اگر گزشتہ لوگ ظالم تھے تو یہ ان کی روش سے دُور رہیں اور اگر وہ نیک تھے تو یہ ان کے کردار و عمل کو بنیاد بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (۷/ الاعراف: ۱۷۶)

"تو آپ یہ بیان سنا دیجیے تاکہ وہ غور وفکر کریں۔"

رسول اللہ ﷺ اور دین کی طرف دعوت دینے والے سابقہ لوگوں کے قصوں سے عبرت ونصیحت پکڑا کرتے تھے اور قرآنی واقعات اور حدیث نبوی میں مذکورہ قصے زادِ راہ ہیں جو نفسوں کو سیراب اور دلوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

(دیکھیے: صحيح القصص النبوی، عمر الأشقر، ص: ۱۵)

نوح علیہ السلام اور ان کی قوم، ہود علیہ السلام اور ان کی قوم، صالح علیہ السلام اور ان کی قوم، ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم، لوط علیہ السلام اور ان کی قوم، موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم اور حضرت محمد ﷺ اور آپ کی قوم کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا انھیں جاننے کی حرص اور کوشش کریں۔

اہل علم نے نبی ﷺ اور ان کی قوم کے جو حالات بیان کیے ہیں انھیں پڑھیں اور مکہ اور مدینہ میں انھیں جن حالات سے پالا پڑا ان کا مطالعہ کریں۔ علماء نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال واعمال کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے انھیں بھی پڑھیں۔

(مختصر سيرت النبی ﷺ، ص: ۸)

اسی طرح ہر علاقے اور ہر دَور کے علمائے حق اور نیک لوگوں کی سیرت پر غور وفکر کریں کیونکہ اس سے حکمت وسبق حاصل ہوگا اور آنے والی ہر آزمائش کے لیے کوئی نمونہ مل جائے گا۔ تاریخ میں کس قدر سبق اور عبرتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 6

# آزمائش سے پہلے اور بعد

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اذکار اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ کرے اور تمام مصائب اور برائیوں سے بچنے کا طریقہ کار اختیار کرے۔

برائیوں سے بچنے، مصائب سے نجات پانے اور ان سے محفوظ رہنے میں ذکر کے عظیم فائدے ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱: ''جس شخص نے بستر پر لیٹتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ ونگران مقرر ہو جاتا ہے، چنانچہ صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آنے پاتا۔'' (بخاري، ح: ۲۳۱۱)

۲: عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مَیں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مَیں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہر صبح و شام تین تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (سورۃ الفلق) اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (سورۃ الناس) پڑھیں تو یہ آپ کو ہر (آفت و پریشانی والی) چیز سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔'' (ترمذي، ح: ۳۵۷۵۔ ابو داود، ح: ۵۰۸۲)

۳: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اسے (ہر قسم کی آفت و مصیبت سے بچانے کے لیے) کافی ہیں۔'' (بخاري، ح: ۵۰۰۹)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''صحیح بات یہ ہے کہ گزشتہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیتیں پڑھنا اسے ہر تکلیف دہ چیز کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔''

(الوابل الصیب، ص: ۱۲۱)

۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ پڑھا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) (ترمذي، ح: ٣٤٣١؛مسندالبزار، ح:٥٨٣٨)

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں آپ کو مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے بہت سی دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے'' تو وہ (مذکورہ دعا پڑھنے والا) کبھی اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

۵: ایک روایت میں ہے کہ

''جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) تو اسے اس رات ڈنگ مارنے والے جانور کا زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(مسلم، ح:٢٧٠٩؛ ترمذي، ح: ٣٦٠٤)

سہیل (مذکورہ حدیث کی سند کے ایک راوی) نے کہا:

''ہمارے گھر والے ان الفاظ کو یاد کر کے ہر رات انھیں پڑھتے تھے تو ان میں سے ایک لونڈی کو کسی زہریلے جانور نے ڈنگ مارا مگر اسے اس سے بالکل درد محسوس نہ ہوا۔''

۶: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی جگہ پڑاؤ ڈالا، پھر یہ کلمات پڑھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(مَیں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) تو اس کے اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچائے گی۔

(ترمذي، ح: ٣٤٣٧)

۷: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص نے (شام کے وقت) تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام (کی برکت) سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی) تو اسے صبح تک کوئی بلائے ناگہانی نہیں پہنچے گی اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو شام تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔''

راوی حدیث نے کہا: ''اس روایت کو بیان کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا، جب انہوں نے مذکورہ حدیث سنائی تو سننے والا شخص ان کی طرف دیکھنے لگا، یہ فرمانے لگا: آپ کو کیا ہے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! مَیں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ لگایا ہے، لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا تھا اس دن مجھے کسی بات پر غصہ چڑھا ہوا تھا تو میں یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا''

(ابو داوٗد، ح: ٥٠٨٨ ـ ترمذي، ح: ٣٣٨٨)

۸: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''میں اللہ عظیم کی اس کے کریم چہرے اور لازوال بادشاہت کے واسطے سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فإذا قال ذلك، قال الشيطان: حفظ مني سائر اليوم))

(ابو داوٗد، ح:٤٦٦)

''تو جب وہ مذکورہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے: یہ (دعا پڑھنے والا) تمام دن کے لیے مجھ سے بچالیا گیا۔''

۹: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے چیلوں کو مخاطب کرکے) کہتا ہے: نہ یہاں آپ کا قیام ہے نہ طعام اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: (میرے شاگردو!) آپ کا قیام اس گھر میں ہے اور جب وہ کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو شیطان کہتا ہے: آپ کا قیام و طعام اسی گھر میں ہے۔'' (مسلم، ح:٢١٠٨)

۱۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر سے نکلتے وقت پڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں، اللہ کی توفیق کے بغیر کسی گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی ہمت نہیں ہے) اس (پڑھنے والے) کے حق میں کہا جاتا ہے:

تُو کفایت کیا گیا، تیری راہنمائی کی گئی اور تُو بچالیا گیا۔

شیطان اس سے الگ ہوجاتا ہے اور دوسرے شیطان سے کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو اس شخص کا کیا بگاڑ سکتا ہے جس کی (اللہ کی طرف سے) راہنمائی کی گئی، اسے کفایت کی گئی اور اسے (ہر قسم کے شر اور خسارے سے) بچالیا گیا۔"

(ابوداؤد، ح: ۵۰۹۵)

اللہ کے ذکر میں شیاطین سے بچاؤ ہے، نیز مصیبتوں اور برائیوں سے بچاؤ ہے۔ یہ تو محض مثالیں تھیں ورنہ اس قسم کے اذکار اور دعائیں تو بہت زیادہ ہیں لہٰذا انھیں زیادہ سے زیادہ یاد کرنے اور پڑھنے کی حرص پیدا کریں، اللہ کے اذن و حکم کے ساتھ وہ بہت سی برائیوں اور مصیبتوں سے آپ کو محفوظ رکھیں گی۔

بچاؤ کے اسباب اختیار کریں اور ہر اس چیز سے بچیں اور دُور رہیں جو برائی کو کھینچ لاتی ہے یا مصیبت کا سبب بنتی ہے یا عداوت و دشمنی کو بھڑکاتی ہے۔ پس اگر اعتدال کے ساتھ مبالغہ آمیزی سے بچتے ہوئے ان حفاظتی تدابیر کے بعد بھی کوئی آفت و مصیبت آن پڑے تو آپ کو قصور وار ٹھہرا کر ملامت نہیں کی جائے گی یا آپ کو ضمیر کی ملامت کا احساس نہیں ہوگا اور اس بات پر ایمان لائیں کہ ہر چیز اللہ کے فیصلے اور تقدیر کے ساتھ ہی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ (ملخصا از: مشکلات کا مقابلہ، ص: ۹۱۔۹۸)

اچھے انجام کو یاد کر کے، اجر و ثواب کو یاد رکھ کر، جلد کشادگی کی امید اور اس جیسی دیگر چیزوں کو یاد کر کے اپنے آپ سے آزمائش کے اثر اور اس کے بوجھ کو دُور کریں اور ہر ممکن اسباب کو اِختیار کریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((واحرص علی ما ینفعك ......ولا تعجز .))

(مسلم، ح: ٢٦٦٤)

"اور اس چیز کی حرص کریں جو آپ کو فائدہ دے ......اور عاجز ہو کر مت بیٹھ جائیں۔"

اسباب کو بروئے کار لانا (کشادگی کے) دروازے کھول دیتا ہے اور اسباب کو اختیار کرنے میں کوتاہی کرنا ان چیزوں میں سے ہے جو اِنسان کو کمزور، لاچار اور بے بس کر دیتی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❁ لہٰذا جب آپ بیمار ہوں تو

(۱)۔ اللہ کے متعلق حسن ظن رکھیں۔

(۲)۔ تلاوتِ قرآن اور مسنون دعاؤں کے ساتھ اپنے دل کو نرم کریں۔

❁ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی شخص (کسی تکلیف کی) شکایت کرتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی ﷺ اس طرح اپنی انگلی کو رکھتے (راوی حدیث سفیان بن عیینہ نے اپنی سبابہ انگلی زمین پر رکھی، پھر اسے اٹھایا اور پڑھا:

"بِسْمِ اللّٰهِ ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا ، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا ، يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا ، بِإِذْنِ رَبِّنَا ." (مسلم ، ح: ٢١٩٤)

"اللہ کے نام کے ساتھ، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ، ہمارے رب کے حکم سے اس کے ساتھ ہمارا بیمار شفایاب ہو جائے گا۔"

۳: آپ کے پاس شہد موجود ہے:

﴿فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (١٦/ النحل : ٦٩)

"اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔"

۴: حبۃ السوداء (کلونجی) میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہے:

((فإن فيها شفاء من كل داء إلا السام .)) (ترمذي ، ح: ٢٠٤١)

"یقیناً (کلونجی) میں، سوائے موت کے، ہر بیماری سے شفا ہے۔"

۵: زمزم کا پانی استعمال کریں:

((إنها مباركة ، إنها طعام طعم .)) (مسلم ، ح: ٢٤٧٣)

"وہ (آبِ زمزم) بابرکت ہے، یقیناً وہ کھانے کا کھانا (اور پینے کا پینا) ہے۔"

❁ جب آپ فقیر ہیں اور آپ کو کوئی کام نہ مل رہا ہو تو:

۱: گناہوں سے بچیں، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان گناہوں نے ہی آپ کو رزق سے محروم کر رکھا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲: اللہ کا تقویٰ اختیار کریں:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(٦٥/ الطلاق: ٢، ٣)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا۔''

۳: آگاہ رہیں آپ کے مقدر کا رزق آپ کو مل کر رہے گا اور کوئی شخص اس وقت تک ہرگز نہیں مرتا جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہیں کر لیتا:

((فإن نفسا لن تموت حتى تستوفي رزقها وإن أبطأ عنها .))

(ابن ماجة، ح: ٢١٤٤)

''بے شک کوئی شخص اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے ہرگز فوت نہ ہوگا اگرچہ اس کا رزق اسے کچھ تاخیر سے ملے (اسے مل کر رہے گا)۔''

۴: فقر و فاقہ سے مت ڈریں اور اپنے فقر و فاقہ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں اور صرف اسی سے اس کی شکایت کریں:

((ومن نزلت به فاقة فأنزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل أو آجل .)) (ترمذي، ح: ٢٣٢٦)

''اور جس شخص کو فاقہ پہنچا تو اس نے اسے اللہ کے سامنے پیش کیا (اور اسی سے شکایت کی) پس اللہ اسے جلد یا بدیر ضرور رزق سے نوازے گا۔''

۵: اللہ پر سچا توکل اور بھروسا کریں:

((لو أنكم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما يرزق الطير، تغدوا خماصا وتروح بطانا .)) (ترمذي، ح: ٢٣٤٤)

''اور اگر واقعی تم اللہ پر ویسا بھروسا کرو جیسا اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے تو تم پرندوں کی طرح رزق دیے جاؤ جو صبح کو خالی پیٹ روانہ ہوتے ہیں اور شام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔''

:۶ گناہوں سے توبہ اور استغفار کو لازم پکڑیں اور اسے اپنا وطیرہ بنائیں:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝﴾

(۷۱/ نوح: ۱۰ ـ ۱۲)

''تو مَیں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔''

:۷ کام اور نوکری تلاش کریں، مایوسی ترک کر دیں اور ممکنہ اسباب کو بروئے کار لائیں۔

:۸ حرام مال کا طمع نہ کریں چاہے وہ تھوڑا ہی ہو اور دھوکا دہی اور خیانت سے بچیں۔

:۹ لوگوں کے مال کا طمع نہ کریں اور حتی الوسع لوگوں سے بے پروائی اختیار کریں۔

:۱۰ جب آپ کے لیے رزق کا دروازہ کھل جائے تو اسے لازم پکڑیں، اگر چہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

:۱۱ دعا کو لازم کر لیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)) (ترمذي، ح: ٣٤٠٩)

''آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے اللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس شریر کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تُو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تُو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تُو ہی ظاہر ہے، پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تُو ہی باطن ہے، تجھ سے قریب کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض دُور کر دیجیے اور فقر و فاقہ سے میری کفایت کر دیجیے۔''

## ❁ جب آپ کو جیل میں ڈال دیا جائے تو:

۱: اللہ کی حمد بیان کریں، آپ کو مارا جائے گا اور نہ سزا ہی دی جائے گی۔

۲: آپ سے پہلے بھی بہت سے عظیم لوگ گرفتار ہوئے جو آپ کے لیے نمونہ ہیں۔

۳: جان لیں کہ قید کے ایام محدود اور گنتی کے ہیں جو جلد ختم ہو جائیں گے۔

۴: ہر گزرنے والے دن پر خوش ہوتے رہیں کیونکہ وہ آپ کو رہائی کے قریب کر دے گا۔

۵: پس رات کو چھٹنا ہی ہے اور ہتھکڑی کو ٹوٹنا ہی ہے۔

۶: غم نہ کریں کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۝﴾

(۱۶/ النحل : ۱۲۸)

''بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈر گئے اور ان لوگوں کے جو نیکی کرنے والے ہیں۔''

۷: اس آزمائش پر صبر کریں تاکہ اللہ کے حکم سے اس کے بعد آپ کو نعمت اور خوشحالی نصیب ہو۔

۸: کثرت سے دعا کرتے رہیں اور جان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس آزمائش کو ہمیشہ باقی نہیں رکھے گا۔

۹: رہائی کی لذت کو یاد کریں اور اپنے نفس سے اس کے متعلق باتیں کریں، ان شاء اللہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قریب ہے۔

❀ جب آپ کو کوئی ظالم بری دھمکی دے یا آپ کسی حاسد کے شر سے ڈریں تو:

۱: اس سے مت ڈریں کیونکہ وہ بشر ہے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے۔

۲: اگر آپ کے بس میں ہے تو اس سے دُور رہنے کی کوشش کریں۔

۳: اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

۴: اذکار و وظائف کے ساتھ بچاؤ اختیار کریں۔

۵: اللہ سے ڈریں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں، اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں۔ دانا لوگوں میں سے کسی سے پوچھا گیا: انسان اپنے دشمن سے انتقام کیسے لے؟ تو اس نے کہا: اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ۔

۶: اچھے انداز میں اس کا دفاع کریں۔

۷: اپنے نفس کو اس برے سلوک پر مطمئن کریں جس کی آپ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ روا رکھنے کی طاقت رکھتا ہے، پھر اسے ہلکا سمجھتے ہوئے اس کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

۸: آگاہ رہیں کہ وہ ہرگز آپ کو اس سے زیادہ نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتا جو آپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے چاہے وہ اس کے لیے کتنے ذرائع اختیار کر لے، لہٰذا آپ مطمئن رہیں۔

۹: خوب جان لیں کہ بری تدبیر کا وبال کرنے والے پر ہی پڑتا ہے۔

❀ جب آپ کا کوئی قریبی اور پیارا فوت ہو جائے تو:

۱: اپنا معاملہ اور کام اللہ کے سپرد کریں۔

۲: آگاہ رہیں کہ اس بات کا امکان ہی نہ تھا کہ وہ موت سے بچ جاتا۔

۳: گزرتے ہوئے ایام کے متعلق بیٹھے مت سوچتے رہیں۔

۴: اپنے آپ کو کسی مباح اور جائز کھیل میں مصروف کریں تاکہ آپ اپنے دل سے غموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے بوجھ کو ہلکا کر سکیں۔

۵: اپنے آپ کو کسی ایسے مفید اور نفع بخش کام میں مشغول کریں جس کی طرف آپ کا دل مائل ہے تا کہ آپ اس صدمے کو، جو آپ کو پہنچا ہے، بھول سکیں۔

۶: صبر کریں اور اس صبر پر ثواب کی امید رکھیں:

((ما لعبدي المؤمن عندي جزاء إذا قبضت صفيه من أهل الدنيا ثم احتسبه إلا الجنة .))

''میرا وہ مومن بندہ جس کے دنیا کے گھر والوں میں سے کسی پیارے کو میں فوت کردوں اور وہ اس پر صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھے تو میرے پاس اس کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں ہے۔'' (بخاري، ح: ٦٤٢٤)

۷: اپنے آپ کو یہ عظیم ثمرہ یاد دلائیں تا کہ آپ کے دل سے اس آزمائش کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔

❁ جب آپ کو آپ کے وطن سے نکال دیا جائے تو:

۱: اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں۔

۲: اللہ کے متعلق حسن ظن رکھیں اور جان لیں کہ اس نے آپ کو شر سے دُور اور خیر کے قریب کیا ہے۔

۳: تمام مخلوق سے افضل و بہتر انسان محمد ﷺ بھی اپنے وطن سے نکالے گئے، آپ کے لیے ان میں نمونہ ہے۔

۴: جس مصیبت سے آپ دوچار ہوئے اس سے گھبراؤ نہیں کیونکہ وہ آزمائش تو آپ کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی۔

۵: اپنے وطن واپسی کی امید رکھیں، شاید کہ آپ کی واپسی قریب ہو۔

❁ جب آپ اولاد سے محروم ہوں تو:

۱: کثرت سے استغفار کریں:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾

(۷۱/ نوح: ۱۰ ـ ۱۲)

''تو مَیں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کردے گا۔''

۲: اس دعا کو لازم کرلیں:

﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ﴾ (۲۱/ الانبیاء: ۸۹)

''میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو بہترین وارث ہے۔''

۳: ہسپتالوں میں جائیں اور اسباب کو بروئے کار لائیں، علاج کی حرص کریں اور دوا استعمال کریں۔

## ✿ جب آپ گالی گلوچ کا نشانہ بنیں تو:

۱: جان رکھیں آپ کو گالی گلوچ کیا جانا آپ کے بلند مرتبہ ہونے کی دلیل ہے۔

۲: جس نے آپ کو گالی دی اس نے آپ کی شہرت کی اور آپ کا نام روشن کیا جو بذاتِ خود ایک نعمت ہے۔

۳: گالی گلوچ ہرگز آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ مَیں نے کبھی کوئی ایسا کلام نہیں دیکھا جو بزرگی کو گراتا اور مضبوط دیوار کو ڈھاتا ہو۔

۴: گالی گلوچ سے آپ کا مرتبہ کم نہیں ہوگا۔

لَا يَضُرُّ الْبَحْرَ أَمْسٰى زَاخِرًا

إِنْ رَمٰى فِيْهِ غُلَامٌ بِحَجَرِ

''موجیں مارنے والے سمندر میں اگر کوئی بچہ پتھر مارے تو اس سے سمندر کو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نقصان نہیں ہوتا۔"

وَهَلْ يَضُرُّ السَّحَابَ نَبْحُ الْكِلَابِ

"اور کیا کتوں کا بھونکنا بادل کو کوئی نقصان دے سکتا ہے؟"

۵: صبر، حلم اور بردباری کا مظاہرہ کریں، کیونکہ حلم اور بردباری دشمنوں کو مغلوب کر دیتی ہے۔

۶: آپ کو جو کچھ کہا گیا ہے اس پر تجاہل عارفانہ کا مظاہرہ کریں کہ جیسا آپ نے کچھ سنا ہی نہیں ہے:

"جب بے وقوف بولے تو اسے جواب نہ دیں کیونکہ اسے جواب دینے سے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔"

۷: انبیاء علیہم السلام کو بھی گالی گلوچ کی گئی جو آپ کے لیے نمونہ ہیں۔

## جب آپ پر ظلم اور ایذا رسانی کی جائے تو:

۱: جان لیں کہ ظلم تو ظلم کرنے والے کے لیے ہی دنیا و آخرت میں اندھیروں کا باعث ہے۔

۲: مظلوم! آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

۳: جس نے آپ پر ظلم کیا آپ اسے معاف کر دیں، آپ کی قوت وعزت میں اضافہ ہوگا:

((وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا)) (مسلم، ح: ۲۵۸۸)

"کسی کو معاف کرنے کے سبب اللہ معاف کرنے والے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔"

اور یہ بھی کہا گیا ہے: سب سے اچھا اور بڑا انتقام عفو و درگزر کرنا ہے۔

۴: جس شخص نے آپ کو تکلیف پہنچائی اور آپ پر ظلم کیا آپ اس کے متعلق اللہ سے ڈریں، پس آپ اس شخص کو جس نے آپ کے متعلق اللہ کی نافرمانی کی، اس جیسا بدلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں دے سکتے کہ آپ اس کے متعلق اللہ کی اطاعت کریں، آپ کے لیے اللہ کی طرف سے یہی نصرت و تائید کافی ہے کہ آپ اپنے دشمن کو اپنے متعلق اللہ کی نافرمانی کرتا ہوا دیکھیں۔

كُنْ كَالنَّخِيلِ عَنِ الْأَحْقَادِ مُرْتَفِعًا
بِالطُّوبِ يُرْمٰى فَيُلْقِي أَطْيَبَ الثَّمَرِ

''کھجور کی طرح کینے سے بلند ہو جا جسے اینٹ ماری جاتی ہے تو وہ بدلے میں عمدہ پھل گراتی ہے۔''

۶: اور شر کو ترک کرنا شر کو بہت زیادہ قطع و دفع کرنے والا ہے۔

۷: شر کے ساتھ غالب آنے والا مغلوب ہوتا ہے۔

❁ جب آپ مقروض ہوں تو:

۱: علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور عرض کی: مَیں اپنی مکاتبت کی رقم ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، لہٰذا میری مدد کی جائے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مَیں آپ کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر آپ پر ایک بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے آپ سے دُور کر دے گا؟ انہوں نے فرمایا: پڑھیں:

((أَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ))

''اللہ! اپنے حلال رزق سے میری تمام ضرورتیں پوری کر دیجیے اور مجھے حرام سے بچا لیجیے اور اپنے فضل سے مجھے اپنی ذات کے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دیجیے۔'' (ترمذي، ح: ۲۵۶۳)

۲: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں پر سیدنا ابو امامہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انصاری صحابی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((یـا أبـا أمـامة ، مالي أراك جالسا في المسجد في غير وقت صلاة؟))

"ابوامامہ! کیا بات ہے کہ میں آپ کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟"

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے غموں نے گھیر رکھا ہے اور قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((أفـلا أعـلمك كلاما إذا انت قلته أذهب الله عزوجل همك وقضٰى عنك دينك .))

"کیا میں آپ کو ایک کلام نہ سکھاؤں کہ جب آپ اسے پڑھیں تو اللہ عزوجل آپ کا غم دُور کر دے گا اور آپ کا قرض اتار دے گا۔"

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہیں! (ضرور بتایئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح وشام یہ دعا پڑھیں:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ))

(ابو داؤد، ح: ۱۵۵۵ ،اس کی سند ضعیف ہے،اس حدیث کے راوی وفات سے قبل اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔محقق)

"اللہ! میں غم وحزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور کمزوری وسستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَیں نے مذکورہ بالا دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دُور کر دیا اور میرا قرض بھی اتار دیا۔

۳: یہ دعا بھی پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)) (ترمذي، ح:٣٤٠٠)

”آسمانوں اور زمینوں کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے اللہ! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس شریر کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تُو ہی اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تُو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تُو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تُو ہی باطن ہے تجھ سے قریب کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض دُور کر دیجیے اور فقر و فاقہ سے میری کفایت کر دیجیے۔“

۴: حتی الوسع حاجت روائی کو مؤخر نہ کریں اور نہ اس پر کسی ایسی چیز کو مقدم کریں جس کا مقدم کرنا لائق اور مناسب ہے ورنہ آپ ندامت کا سامنا کریں گے۔

۵: جان لیں کہ اکثر قرض داروں کے پاس مال ہوتا ہے لیکن وہ کمزور دلیلوں اور بہانے کے ساتھ دوسروں کی ضرورت پوری کرنے سے قصداً اعراض کرتے ہیں اور عمداً ٹال مٹول کرتے ہیں، آپ ایسے لوگوں میں شامل ہونے سے بچیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مقصود یہ ہے کہ آپ آزمائش کی تکلیفوں اور اس کے ثمرات، اچھے انجام اور اجر وثواب کی امید پر اپنے نفس پر واقع ہونے سے روکیں اور اس شعور کے ساتھ کہ جو بھی ممکن ہے اس آزمائش کے واقع ہونے اور اپنے آپ پر اس کے اثرات کو کم کرنے کی کوشش کریں، نیز آزمائش کے اثرات سے بچنے کے لیے اسباب و ذرائع کو بروئے کار لائیں اور دل شکستہ، عاجز و کمزور اور شکست خوردہ بن کر کھڑے نہ ہو جائیں۔

(ملخصاً ایضاً، ص :۲۵۷۔۲۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# دعا کا کمال

آپ جس آزمائش میں مبتلا ہو بہت سی عاجزی و انکساری، گریہ و زاری اور کثرتِ دعا کے ساتھ اور زمین و آسمان کے رب پر اصرار و مواظبت کے ساتھ اس کا سامنا کریں۔

ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یزید في العمر إلا البر ، ولا یرد القدر الا الدعاء . ))

''نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی اور دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔'' (ابن ماجة ، ح: ۹۰)

اور دعا آزمائش کی دشمن ہے جو اسے دور کرتی ہے، اس کا مقابلہ کرتی ہے اور اسے غالب آنے سے روکتی ہے، وہ آزمائش کا دفاع کرتی ہے یا اگر وہ اتر ہی پڑے تو اسے ہلکا کرتی ہے، لہٰذا دعا مومن کا اسلحہ اور ہتھیار ہے۔ (الداء والدواء ، ص : ۲۰)

ذیل میں کچھ ان لوگوں کی مثالیں ہیں جو مشکلات میں گھر گئے پھر ان کی دعا اور اللہ کی پناہ اور سہارا لینے کی وجہ سے ان کی مشکلات دور ہوگئیں۔

✿ نوح علیہ السلام اپنے معاملے کی اللہ کو شکایت کرتے ہیں اور اپنے مولیٰ کا سہارا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ٥ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ٥﴾
(۳۷/ الصّٰفّٰت : ۷۵، ۷۶)

''اور یقیناً نوح نے ہمیں پکارا تو یقیناً ہم اچھے قبول کرنے والے ہیں اور ہم نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بہت بڑی مصیبت سے نجات دی۔''

(نیز دیکھیے ۵۴/القمر: ۱۰۔۱۱؛ ۲۱/الانبیاء: ۷۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پکار اور سرگوشی نوح علیہ السلام کی طرف سے ہوئی اور اس کی قبولیت رحمٰن رحیم اللہ کی طرف سے۔

- ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طویل عرصہ بیماری میں مبتلا کیا لیکن وہ مایوس نہیں ہوئے بلکہ اس پر صبر کیا اور اپنے اللہ سے اجر وثواب کے امیدوار رہے۔

انہوں نے اپنے رب تعالیٰ کی طرف شکوہ کرتے ہوئے توجہ کی تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف اور آزمائش کو ٹال دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾

(۲۱/ الانبیاء : ۸۳)

''اور ایوب، جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً مجھے تکلیف پہنچی اور تُو بہترین رحم کرنے والا ہے۔''

پس نتیجہ کیا نکلا؟ یہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ﴾ (۲۱/ الانبیاء : ۸٤)

''تو ہم نے آپ کی دعا قبول کرلی، پس انھیں جو بھی تکلیف تھی دُور کردی اور انھیں ان کے گھر والے اور ان کے ساتھ ان کی مثل (اور) عطا کردیے، اپنے پاس سے رحمت کے لیے اور ان لوگوں کی یاد دہانی کے لیے جو عبادت کرنے والے ہیں۔''

- یونس علیہ السلام نے اپنی شکایت اللہ کے سامنے پیش کی، پس انہوں نے صرف اللہ کو پکارا اور اس سے سرگوشی کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (۲۱/ الانبیاء : ۸۷)

''اور مچھلی والے کو، جب وہ غصے سے بھرے ہوئے چلے گئے، پس انہوں نے سمجھا کہ ہم ان پر گرفت تنگ نہ کریں گے تو اُنھوں نے اندھیروں میں پکارا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے، یقیناً مَیں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔“

پھر نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(۲۱/ الانبیاء: ۸۸)

”تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔“

- زکریا علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ زَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ﴾ (۲۱/ الانبیاء: ۸۹، ۹۰)

”اور زکریا کو جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا، میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں یحییٰ عطا کیا اور ان کی بیوی کو اُن کے لیے درست کر دیا۔“

- ادھر یعقوب علیہ السلام کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

(۱۲/ یوسف: ۸۶)

”انھوں نے کہا: مَیں تو اپنی ظاہر ہو جانے والی بے قراری اور اپنے غم کی شکایت صرف اللہ کی جناب میں کرتا ہوں اور مَیں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔“

پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا اور شکایت قبول کی اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کو واپس لوٹا دیا۔

- یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے مکر وفریب کی آزمائش میں مبتلا کیا تو انھوں نے اللہ کی پناہ کا سہارا لیا اور اس سے شکایت کرتے ہوئے دعا کی۔ فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ○ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○﴾

(۱۲/ یوسف: ۳۳، ۳٤)

''اور اگر تُو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو مَیں ان کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور نادانوں میں سے ہوجاؤں گا۔ تو اُن کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی، پس ان سے ان (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا، بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

- اللہ نے ہمارے نبی محمد ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○﴾ (۸/ الانفال: ۹)

''جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کرلی کہ بے شک مَیں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرنے والا ہوں جو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں۔''

- اور جب خندق والے دن مشرکین مکہ اور یہودی جمع ہوکر مدینے پر حملہ آور ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف یہ بددعا کی:

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) (بخاري، ح: ٤١١٥)

''کتاب کے نازل کرنے والے اور جلد حساب لینے والے اللہ! ان لشکروں کو شکست دیجیے۔ اللہ! انھیں شکست دیجیے اور ان کے قدم اکھاڑ دیجیے۔''

پس اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دے دی اور ان پر تیز ہوا مسلط کردی جس نے انھیں ذلیل ورسوا کرکے پلٹا دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مشکل سے نجات دی جو غار میں پھنس گئے تھے۔ (بخاری: ٣٤٦٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاجت مندو! بیمارو! مقروضو! پریشان حالو اور مظلومو! تنگ دستو اور غمگین ہونے والو! اور فقیرو اور محرومو!

ازدواجی زندگی میں سعادت و راحت کے متلاشی! بے اولادی کی شکایت کرنے والے اور اولاد ڈھونڈنے والے! پڑھائی اور ڈیوٹی میں توفیق طلب کرنے والے! مسلمانوں کے معاملے کی فکر کرنے والے! ہر قسم کے ضرورت مند! وہ شخص جس پر زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہوگئی! آپ اپنے معاملے کی شکایت اللہ کی جناب میں پیش کیوں نہیں کرتے جبکہ وہ فرماتا ہے:

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (٤٠/ المؤمن : ٦٠)

''مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔''

ہم اپنے امر کی شکایت اللہ کے حضور کیوں پیش نہیں کرتے حالانکہ اس کا کہنا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

(٢/ البقرة : ١٨٦)

''اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

نیز اس کا کہنا ہے:

﴿قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ (٢٥/ الفرقان : ٧٧)

''کہہ دیجیے! میرا رب تمھاری پروا نہ کرتا اگر تمھارا پکارنا نہ ہو۔''

اے وہ شخص کہ جب آپ پر آزمائش آئی تو آپ کے پیارے بھول گئے اور آپ کے ساتھی اور ہمراہی آپ کو چھوڑ گئے۔ اے وہ شخص! جس پر کوئی آفت نازل ہوئی ہے یا آپ پر سخت مصیبت اتری ہے اور اے وہ شخص کہ آپ مصیبت اور آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاؤ، کثرت سے آنسو بہاؤ اور گریہ وزاری کریں اور دعا میں اللہ سے اصرار کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ بڑا حیا کرنے والا سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انھیں خالی اور نامراد لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔"

(ترمذي، ح: ٣٥٥٦)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل، أو كف عنه من السوء مثله، ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم.))

(ترمذي، ح: ٣٣٨١)

"جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے جو اس نے مانگی ہوتی ہے یا اس دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔"

کیا ایک عقلمند مومن دعا کی فضیلت اور اہمیت کو جان لینے کے بعد بھی دعا مانگنا چھوڑے گا؟

دعا ایک ایسا ہتھیار اور اسلحہ ہے جس کے ساتھ آزمائش کو ہٹایا، اس کا سامنا کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ برے فیصلے کو روکا جاتا ہے۔

اے مومن! ہوشیار باش! لازمی اور ضروری ہے کہ تکلیف اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(٦/ الانعام: ٤٢، ٤٣)

"پھر ہم نے انھیں تنگ دستی اور تکلیف کے ساتھ پکڑا، تاکہ وہ عاجزی کریں۔ پھر انہوں نے کیوں عاجزی نہ کی، جب ان پر ہمارا عذاب آیا اور لیکن ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے لیے خوشنما بنا دیا جو کچھ وہ کرتے تھے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ابھارا ہے اور ترغیب دلائی ہے کہ جب ان پر بیماریوں، زخموں، جنگ، دشمنوں کے تسلط کی شکل میں یا ان کے علاوہ دیگر مصائب ٹوٹ پڑیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاجزی وانکساری کریں اور اسی کی طرف اپنی محتاجی کو ظاہر کرتے ہوئے مدد کے طلب گار بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

﴿فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا﴾ (٦/ الانعام: ٤٣)

''پھر انہوں نے کیوں عاجزی نہ کی، جب ان پر ہمارا عذاب آیا۔''

مطلب یہ کہ جب ان کے پاس ہمارا عذاب آیا تو انہوں نے کیوں عاجزی نہ کی، اللہ سے دعا نہ کی اور اس کی پناہ کا سہارا نہ لیا۔

وہ سبحانہ وتعالیٰ ڈر سے بھاگنے والوں کی پناہ گاہ ہے، خوف زدہ لوگوں کا ملجاء و ماویٰ، کمزوروں کا معاون و مددگار اور دل شکستہ لوگوں کے دل جوڑنے والا ہے۔

اللہ! دل کی جلن وسوزش کی جگہ سکون، غم کے بدلے خوشی اور خوف کے وقت امن عطا کر دیجیے۔

اللہ! دل کی سوزش کو یقین کی برف سے ٹھنڈا کر دیجیے اور مصیبت کی آگ کو ایمان کے پانی سے بجھا دیجیے۔

میرے رب! بے خوابی کی شکار آنکھوں پر اپنی طرف سے امن والی اونگھ ڈال دیجیے اور بے چین و بے قرار نفسوں پر سکون نازل کر دیجیے اور انھیں فوری فتح عطا کر دیجیے۔

اللہ! فجر صادق کے نور کے ساتھ ساتھ وسوسوں کو دُور کر دیجیے اور پوشیدہ باطل کو حق کے ایک حملے سے نیست و نابود کر دیجیے، شیطان اور اس کے معاونین کی تدبیر کو اپنی مدد کے لشکروں کی مدد سے دُور کر دیجیے۔

اللہ! ہم سے غم دُور کر دیجیے، ہماری تکلیف کو زائل کر دیجیے اور ہمارے نفسوں سے قلق اور بے چینی کو دُور کر دیجیے۔ (ملخصا ایضاً، ص: ۱۹۲۔۲۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حرفِ آخر

جب آپ نے یہ جان لیا کہ آپ کی آزمائش ضروری ہے اور آپ نے اس بات کا بھی یقین کرلیا کہ جو مصیبت آپ پر نازل ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور وہ آپ کی قسمت میں لکھ دی گئی ہے، آپ نے یہ بھی جان لیا کہ آپ کے بس میں نہ تھا کہ کبھی اس آزمائش سے بچ سکتے اور وہ آپ کے حق میں مفید اور بہتر ہے اور اس آزمائش کا ایک محدود وقت ہے جس کے گزرنے کے بعد وہ ختم ہوجائے گی اور ماضی پر غمگین و پریشان ہونا کسی فائدے میں نہیں ہے اور آپ کو مستقبل میں وہی کچھ لاحق ہوگا جو آپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے، اور اے مومن! جب آپ نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردیا اور اس پر بھروسا کیا اور اللہ کے متعلق حسن ظن رکھا اور ممکن اسباب کو اختیار کیا اور یہ یقین کرلیا کہ نفع و نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اللہ پر راضی وخوش رہے اور اس کام میں لگے رہے جس کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہم، خوف اور پریشانی دُور ہو جائے گی اور ان کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی، بلکہ اس کے برعکس آپ کو آزمائش کی گھڑی میں بھی خوشی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اکیلا ہی مددگار ہے لہٰذا اُسی پر توکل کیجیے، نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی ہمت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علی خاتم النبیین والمرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱۔ فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات (مطبوع)
۲۔ تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (ا۔۵۰ آیات کی تفسیر) (مطبوع)
۳۔ مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، ظلم وناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات سے راہنمائی (مطبوع)
۴۔ شوقِ عمل، ارکانِ اسلام کی ترغیب (مطبوع) ۵۔ شوقِ جہاد (مطبوع)
۶۔ سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام (مطبوع)
۷۔ پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف/شہباز حسن) (مطبوع)
۸۔ بدعات کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک) (مطبوع)
۹۔ صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۰۔ غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۱۔ مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن) (مطبوع)
۱۲۔ علومِ اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن) (مطبوع)
۱۳۔ اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن) (مطبوع)
۱۴۔ جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۵۔ خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص وتعلیق) (مطبوع)
۱۶۔ تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ) (زیرِ طبع)
۱۷۔ جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنۃ کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۸۔ اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات اور اعمال وآداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)
۱۹۔ فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔اسبابها و علاجها کا ترجمہ وتعلیق) (زیرِ طبع)
۲۰۔ دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع) ۲۱۔ اصول الکرخی (ترجمہ) (مطبوع)
۲۲۔ التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان وادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)
۲۳۔ انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن) (زیرِ طبع)

## نظرِ ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال ۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ وشرح)
۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ) ۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ
۵۔ الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ ۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
۷۔ عذابِ قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال ۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
۹۔ تقلید کی شرعی حیثیت از حافظ جلال الدین قاسمی ۱۰۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
۱۱۔ منکرینِ حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات از حافظ جلال الدین قاسمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# پریشانیوں
# اور
# مشکلات کا
# حل